SAT.19.April 2025
VOLUME:20 NO:97
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4+4=8

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز ہفتہ 19/اپریل 2025
جلد:20 شمارہ: 97
20/شوال المکرم 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

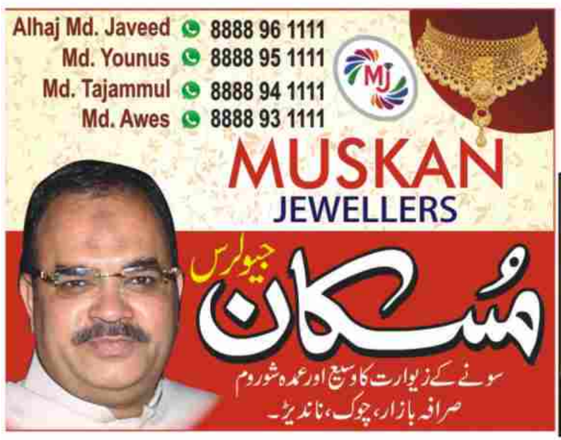

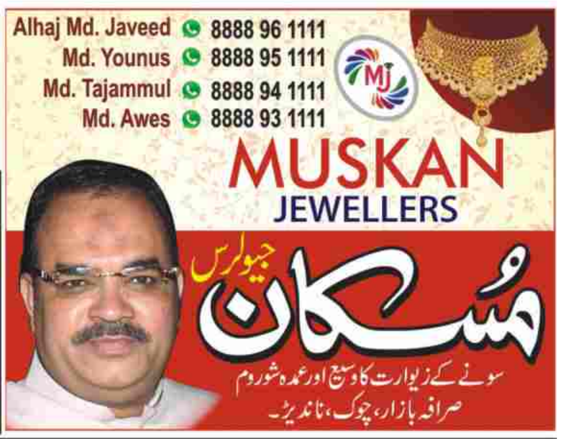

اسرائیلی حملہ میں بازو گنوانے والے فلسطینی کی تصویر ورلڈ پریس فوٹو آف دی ایئر

غزہ سٹی: غزہ پر اسرائیلی بمباری کا شکار فلسطینی بچوں کی المناک داستان بیان کرتی تصویر نے ورلڈ پریس فوٹو 2025 کا ایوارڈ جیت لیا۔ دونوں بازوؤں سے محروم عزم و ہمت کا پیکر بنے 9 سالہ محمود اجور کی تصویر فلسطینی صحافی سمر ابوالوف نے لی۔ جیوری نے تصویر کو خاموش کا ٹائٹل دے کر اثر انگیز اور عالمی تنازعات کے وسیع تر اثرات بیان کرتی تصویر قرار دیا۔ یہ تصویر امریکی اخبار دی نیویارک ٹائمز کیلئے غزہ کی فوٹو جرنلسٹ سمر ابوالوف نے لی تھی۔ تصویر میں فلسطینی بچہ کو دکھایا گیا ہے جو اسرائیلی بمباری کے بعد شدید زخمی ہوا تھا۔ حماس اور امریکہ میں یرغمالیوں کی رہائی کے مذاکرات ہوئے تھے، جو اسرائیلی مخالفت سے ناکام ہوگئے۔ سمر ابوالوف کے مطابق محمود کی ماں نے انہیں بتایا کہ جب محمود کو احساس ہوا کہ اس کے بازو نہیں رہے تو اس نے پہلا جملہ یہ کہا کہ 'امی، اب میں آپ کو گلے کیسے لگاؤں گا؟' سمر خود بھی غزہ سے تعلق رکھتی ہیں اور دسمبر 2023 میں انہیں دوحہ منتقل ہونا پڑا تھا، جہاں وہ زخمی فلسطینیوں کی دستاویزی تصاویر بنانے میں مصروف ہیں۔ محمود کو مارچ 2024 میں اسرائیلی بمباری کے بعد قطر منتقل کیا گیا۔ ورلڈ پریس فوٹو کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر جمانہ الزین خوری نے کہا کہ یہ ایک خاموش تصویر ہے، مگر اس کی آواز گونجتی ہے۔ یہ صرف ایک بچے کی نہیں، بلکہ آنے والی نسلوں پر اثرانداز ہونے والی جنگ کی کہانی بیان کرتی ہے۔ جیوری نے تصویر کی روشنی اور کمپوزیشن کی تعریف کی اور کہا کہ یہ نہ صرف ایک انسان کا دکھ بلکہ ایک پورے علاقے کی انسانیت سے محرومی اور صحافیوں پر مظالم کو اجاگر کرتی ہے۔ فلسطینی بچہ محمود اب اپنے پاؤں سے موبائل گیمز کھیلنا، لکھنا اور دروازے کھولنا سیکھ رہا ہے، مگر روزمرہ امور کے لیے اسے اب بھی مدد درکار ہوتی ہے۔ اس کا خواب ہے کہ وہ مصنوعی بازو حاصل کرے اور عام بچوں جیسی زندگی گزارے۔ اقوام متحدہ کے ریلیف ایجنسی انروا کے مطابق دسمبر 2024 تک غزہ دنیا بھر میں بچوں کے اعضاء ضائع ہونے کی سب سے زیادہ شرح رکھنے والا خطہ بن چکا ہے۔ اس دوران غزہ میں اسرائیلی فضائی حملوں میں کم از کم 29 فلسطینی شہید ہوگئے، جن میں سے 21 افراد صرف غزہ سٹی پر ہونے والے حملوں میں جان کی بازی ہار گئے۔ 7 اکتوبر 2023 سے اب تک اسرائیلی بمباری میں 51 ہزار 65 فلسطینی شہید اور 1 لاکھ 16 ہزار 505 زخمی ہوئے ہیں۔

اذان کی توہین کا ایک اور واقعہ
مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والی ویڈیو وائرل

بنگلورو:18/اپریل (ایجنسیز) وینور پولیس اسٹیشن کی حدود میں اذان کی توہین اور قابل اعتراض رقص کا ایک اور واقعہ سامنے آیا ہے۔ سوشل میڈیا پر اس واقعہ کی ویڈیو تیزی سے وائرل ہو رہی ہے۔ یہ واقعہ "پُرش کٹونا" (Purusha Kattuna) نامی ایک مقامی پروگرام کے دوران پیش آیا، جو پیرادی (Peradi)، وینور، بلتھنگڈی (Belthangady) کے علاقے میں منعقد ہوا تھا۔ ویڈیو میں کچھ افراد کو روایتی مسلم لباس پہن کر اذان کے دوران ناچتے ہوئے اور غیر مہذب حرکات کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے، جسے عوام نے اسلام کی کھلی توہین قرار دیا ہے۔ یاد رہے کہ کچھ دن قبل بھی اسی علاقہ میں مردوں کی ایک روایتی تقریب کے دوران اسلام کی توہین کا ایک اور واقعہ پیش آیا تھا۔ اُس وقت بھی وینور پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کروائی گئی تھی، مگر اس پر کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔ عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر پولیس نے پہلے واقعہ پر سخت کارروائی کی ہوتی تو یہ دوسرا واقعہ پیش نہ آتا۔ شہریوں نے پولیس کی خاموشی پر سخت برہمی کا اظہار کیا ہے۔

راہل گاندھی نے 'سنویدھان لیڈرشپ پروگرام' سے جڑنے کے لیے موبائل نمبر کیا جاری

نئی دہلی: راہل گاندھی نے 'سنویدھان لیڈرشپ پروگرام' کے نام سے ایک خصوصی مہم شروع کیے جانے کی جانکاری دیتے ہوئے اس کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس سلسلے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "جب تک محروم طبقات کی اصل حصہ داری اور شراکت داری یقینی نہیں ہوگی، انصاف نامکمل رہے گا۔" راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں خاص طبقات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "اگر آپ خاتون، دلت، مہادلت، پسماندہ، انتہائی پسماندہ، ای ڈبلیو ایس یا اقلیتی طبقہ سے ہیں، یا ان طبقات کی قیادت کرتے ہیں، تو ہمارے 'سنویدھان لیڈرشپ پروگرام' سے جڑیں۔ اپنے حقوق کی حفاظت، ذات پر مبنی مردم شماری سے سماجی انصاف اور اپنی شراکت داری کی لڑائی کو مضبوط کرنے کے لیے ساتھ آئیں۔" پوسٹ کے آخر میں راہل گاندھی اس مہم سے جڑنے کے لیے موبائل نمبر بھی جاری کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ "وقت ہے متحد ہو کر مضبوطی سے آواز اٹھانے کا۔ مہم سے جڑنے کے لیے whitetsh//:https irt.in/samvidhanleadership پر جائیں یا 9999812024 پر مسڈ کال دیں۔"

کنوٹ شہر میں مسلم نوجوان پر جان لیوا حملہ

کنوٹ:18/اپریل (اکرم چوہان) کنوٹ میں 27 سالہ مسلم نوجوان پر نہ معلوم شخص کی جانب سے حملہ ہوا ہے، تفصیلات کے مطابق آج بروز جمعہ کی رات کنوٹ شہر کے سبھاش نگر علاقے میں رہنے والے مسلم نوجوان سمیر شاہ ابراہیم شاہ خون میں لت پت دکھائی دیا۔ وہیں بازو میں ایک بڑا سا پتھر اور لکڑی بھی دکھائی دی، جس کے بعد مقامی لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے اس نوجوان کو کنوٹ کے سرکاری دواخانے منتقل کیا پھر وہاں سے عادل آباد کے دواخانے میں منتقل کیا گیا ہے، اُس نوجوان کے طبعیت کے تعلق سے ابھی کوئی معلومات نہیں ملی ہے۔ کنوٹ کے سابق صدر بلدیہ ساجد خان اس معاملے پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

گئوشالہ میں 100 گایوں کی موت کا دعویٰ کرنے والے
ٹی ٹی ڈی کے سابق چیف کرونا کر ریڈی کے خلاف مقدمہ درج

تروپتی: ترومالا تروپتی دیوستھانم (ٹی ٹی ڈی) گئوشالہ میں انتظامیہ کی لاپروائی کے سبب گایوں کے مرنے کا دعویٰ کرنے پر آندھرا پردیش پولیس نے ٹی ٹی ڈی کے سابق چیف اور وائی ایس آر سی پی لیڈر بی کرونا کر ریڈی کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ ٹی ٹی ڈی بورڈ کے رکن بھانو پرکاش ریڈی نے تروپتی کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ہرش وردھن راجو کے پاس شکایت درج کرائی کہ کرونا کر ریڈی کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے کہ ایس وی گئوشالہ میں انتظامیہ کی لاپروائی کے سبب 100 گایوں کی موت ہوئی ہے۔ پولیس نے کرونا کر ریڈی کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہیتا (بی این ایس) کی مختلف دفعات کے تحت معاملہ درج کیا ہے۔ ایف آئی آر کے مطابق بھانو پرکاش ریڈی نے کرونا کر ریڈی کے دعوؤں کو جھوٹ پر مبنی اور گمراہ کن قرار دیا ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے بتایا ہے کہ ان جھوٹے بیانات کے سبب عقیدتمندوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ دراصل کرونا کر ریڈی نے گئوشالہ میں موجود گایوں کی بڑی تعداد میں اموات سے متعلق دعوے کیے تھے، جس کے بعد کافی ہنگامہ برپا ہوا۔ اس معاملے میں الزامات کا دور بھی شروع ہوا، اور اب کرونا کر ریڈی کے خلاف پولیس میں معاملہ بھی درج کرلیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ وائی ایس آر سی پی کے کچھ لیڈران جب 17 اپریل کو ٹی ٹی ڈی گئوشالہ میں داخل ہو رہے تھے تو انھیں روک دیا گیا تھا۔ اس عمل سے ناراض ان لیڈران نے وہاں احتجاجی مظاہرہ کیا تھا اور الزام عائد کیا تھا کہ گئوشالہ میں لاپروائی کے سبب کئی گایوں کی موت ہوئی ہے۔ پولیس کے ذریعہ گئوشالہ میں داخل ہونے سے روکے جانے کے بعد ٹی ٹی ڈی کے سابق چیف بھومنا کرونا کر ریڈی سڑک پر لیٹ کر احتجاجی مظاہرہ کرنے لگے تھے۔ اس دوران ان کے ساتھ مظاہرہ میں تروپتی کے رکن پارلیمنٹ ایم گرومورتی اور دیگر لوگ بھی شامل ہوئے تھے۔

وقف ترمیمی قانون: سپریم کورٹ میں 5 مئی کو صرف
5/ اہم عرضیوں پر سماعت، بقیہ عرضیوں کا کیا ہوا؟

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے وقف ترمیمی قانون پر عبوری روک لگا دی ہے۔ دوسرے لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ فی الحال یہ قانون ٹھنڈے بستے میں چلا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے صاف صاف کہا ہے کہ جب تک یہ معاملہ عدالت کے سامنے زیر التوا ہے، تب تک حکومت اس قانون کے کسی بھی حصے کو نافذ کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اس معاملے پر سماعت 5 مئی 2025 کو ہونی ہے، جس کے بعد نیا حکم صادر ہوسکتا ہے۔

سپریم کورٹ کا عبوری حکم کیا ہے؟ وقف بائی یوزر جاری رہے گا: سپریم کورٹ نے صاف کیا ہے کہ جو جائیدادیں وقف کو دی گئی ہیں، ان کا ڈی نوٹیفکیشن نہیں ہوگا، اور نہ ہی ان کا دوبارہ رجسٹریشن ہوگا۔ کلکٹرس کو اضافی ذمہ داری نہیں: کلکٹر اپنا روٹین کام کرتے رہیں گے، انھیں وقف قانون سے متعلق کوئی اضافی ذمہ داری نہیں دی جائے گی۔ وقف بورڈ اور کونسل کی تشکیل نو پر پابندی: وقف بورڈ اور وقف کونسل کی تشکیل نو پر بھی عبوری روک لگا دی گئی ہے۔ یعنی ابھی جو انتظام ہے وہی جاری رہے گا۔

کن 5 عرضیوں پر ہوگی سماعت؟: سپریم کورٹ میں وقف معاملے کی سماعت کے لیے 5 اہم عرضیاں کون سی ہوں گی، اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ 17 اپریل کو معاملے کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ اس معاملے میں ابھی تک بہت سی عرضیاں (70 سے زائد) داخل ہوچکی ہیں اور لگاتار داخل ہو رہی ہیں۔ لگاتار داخل ہونے والی عرضیوں کے سبب سماعت میں دقت ہوسکتی ہے، اس لیے عرضی دہندگان کو مل کر 5 عرضیوں کو منتخب کرلینا چاہیے جو لیڈ عرضیاں مانی جائیں گی اور اہم سماعت انہی پر ہوگی۔ باقی عرضیں کو انٹروینشن یا امپلیڈمنٹ تصور کیا جائے گا۔ سپریم کورٹ کے ذریعہ دیر رات جاری آرڈر میں جن 5 عرضیوں یعنی عرضی دہندگان کا ذکر کیا گیا ہے، وہ ہیں ارشد مدنی، محمد جمیل مرچنٹ، محمد فضل الرحیم، شیخ نورالحسن، اسدالدین اویسی۔ مذکورہ بالا 5 عرضیوں کو منتخب کرنے کا فیصلہ کس طرح ہوا، یہ ابھی تک واضح نہیں ہے۔ لیڈر عرضیاں طے ہوجانے کا ایک مطلب یہ بھی ہوا کہ 5 مئی کو جب معاملے کی آئندہ سماعت ہوگی تو خصوصی طور سے انہی کے وکلاء عدالت میں بحث کریں گے۔ حالانکہ باقی عرضیوں کو انٹروینشن کا درجہ دیا گیا ہے، یعنی ان کے وکلاء بھی ضرورت پڑنے پر مداخلت کرسکیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ اور جسٹس پی وی سنجے کمار، جسٹس کے وی وشوناتھ کی بنچ اس معاملے پر سماعت کر رہی ہے۔ مرکز کی طرف سے سالیسٹر جنرل تشار مہتا دلیلیں پیش کر رہے ہیں، جبکہ وقف ترمیمی قانون کے خلاف کپل سبل، راجیو دھون، ابھشیک منو سنگھوی، سی یو سنگھ وغیرہ دلیلیں رکھ رہے ہیں۔ لیڈ عرضیوں کے علاوہ عدالت نے 3 نوڈل کونسل مقرر کیے ہیں۔ ان میں سے ایک ہیں ایڈووکیٹ اعجاز احمد، جو عرضی دہندگان کی طرف سے نوڈل کونسل ہوں گے۔ ایڈووکیٹ کنو اگروال حکومت کی طرف سے نوڈل کونسل ہوں گے۔ اس کے علاوہ ایڈووکیٹ وشنو شنکر جین انٹروینشن کرنے والوں کی طرف سے نوڈل کونسل ہوں گے۔

'کیا ریاستوں کے حقوق کا مطالبہ کرنا غلط ہے؟'
وزیر اعلیٰ اسٹالن نے امت شاہ سے پوچھا سوال

چینائی: تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے جمعہ کے روز مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے اس بیان کی سخت الفاظ میں مذمت کی، جس میں انھوں نے کہا تھا کہ برسراقتدار ڈی ایم کے توجہ بھٹکانے کے لیے نیٹ اور حد بندی جیسے ایشوز کو ہوا دے رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے امت شاہ کو چیلنج پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر ڈی ایم کے حکومت واقعی میں توجہ بھٹکانے کی کوشش کر رہی ہے، تو وہ ریاستی عوام کو واضح جواب دیں۔ اسٹالن نے مختلف سرکاری منصوبوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مذکورہ بالا بیان دیا۔ انھوں نے کہا کہ تمل ناڈو اور ڈی ایم کے ہی نیٹ سمیت دیگر ایشوز پر آواز اٹھا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ "چاہے وہ نیٹ ہو یا سہ لسانی پالیسی، وقف ترمیمی قانون ہو یا حد بندی... صرف ہم ہی اس کی پرزور مخالفت کر رہے ہیں۔ امت شاہ نے کہا تھا کہ ہم توجہ بھٹکانے کے لیے ایسا کر رہے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمل ناڈو ہندوستان کی سبھی ریاستوں کے لیے جنگ لڑ رہا ہے۔" ساتھ ہی انھوں نے یہ سوال بھی پوچھا کہ کیا ریاستوں کے حقوق کا مطالبہ کرنا غلط ہے؟ ڈی ایم کے چیف نے ریاستی اسمبلی سے پاس بلوں پر سپریم کورٹ کے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "ریاست نے عدالت عظمیٰ کا رخ کیا اور ریاست کے گورنر کے خلاف تاریخی فیصلہ آیا۔ یہ فیصلہ آیا کیونکہ انھوں نے (گورنر نے) کچھ نہیں کیا۔" انھوں نے مزید کہا کہ یہ ڈی ایم کے کی طاقت ہے اور اس کا احساس پورے ملک کو ہو چکا ہے۔ اسٹالن نے تقریب سے خطاب کے دوران مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے سامنے کچھ اہم سوالات بھی رکھے۔ انھوں نے پوچھا کہ اگر ہم لوگوں کی توجہ بھٹکا رہے ہیں، تو آپ ان سوالات کا صاف صاف جواب دیجیے۔ کیا آپ نیٹ سے چھوٹ دے سکتے ہیں؟ کیا آپ گارنٹی دے سکتے ہیں کہ ہندی تھوپی نہیں جائے گی؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مرکز نے تمل ناڈو کو کتنا فنڈ دیا ہے، اور کیا آپ یقین دلا سکتے ہیں کہ حد بندی کے بعد پارلیمنٹ میں ہماری سیٹیں کم نہیں ہوں گی؟

'ہم ایک نئی کانگریس تشکیل دے رہے ہیں'، خصوصی انٹرویو میں ملکارجن کھڑگے کا اظہارِ خیال

نئی دہلی: ہندوستان کی سب سے قدیم پارٹی کانگریس خود کو نئے سرے سے مضبوط بنا رہی ہے۔ گزشتہ دہائی میں پارٹی نے اپنی 138 سالہ تاریخ کے سب سے اہم چیلنجز کا سامنا کیا ہے۔ آر ایس ایس کنبہ نے تحریک آزادی میں پارٹی کے کردار اور آزاد ملک میں اس کے تعاون کو کمتر ظاہر کرنے کے لیے باضابطہ شاطرانہ مہم چلائی۔ پارٹی کے کثرت پسند کردار کو غلط طریقے سے مسلمانوں و دیگر اقلیتوں کی چاپلوسی قرار دینے سے متعلق منظم کوششیں کی گئیں۔ مہاتما گاندھی اور جواہر لال نہرو جیسے کانگریس کے سرکردہ لیڈران کو بدنام کیا گیا اور ولبھ بھائی پٹیل و نیتاجی سبھاش چندر بوس جیسی دیگر شخصیات پر قبضہ کیا گیا۔ اس بات سے انکار کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان اس وقت چوراہے پر کھڑا ہے، اس کے جمہوری ادارے تباہ ہوگئے ہیں۔

کرناٹک میں روہت ویمولا ایکٹ کے نفاذ کا مطالبہ کیا
اے آئی او بی سی ایس اے وفد کی راہول گاندھی سے ملاقات کی

نئی دہلی: آل انڈیا او بی سی اسٹوڈنٹس اسوسی ایشن کے ایک وفد نے آج پارلیمنٹ ہاؤس میں لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی سے ملاقات کی۔ اس دوران وفد نے او بی سی زمرہ سے متعلق کئی اہم مطالبات ان کے سامنے رکھے۔ نمائندوں نے راہول سے پارلیمنٹ میں یہ مسئلہ اٹھانے کی درخواست کی کہ مرکزی حکومت کی وزارتوں اور پبلک سیکٹر کے اداروں میں 'نوجوان پیشہ ور افراد' کی بھرتی میں او بی سی ریزرویشن قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ یہ نہ صرف آئین کے خلاف ہے بلکہ سماجی انصاف کی روح کو بھی مجروح کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وفد نے کانگریس کی حکومت والی ریاستوں بالخصوص تلنگانہ اور کرناٹک میں او بی سی ریزرویشن کو مزید مضبوط کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ اس ملاقات کے بعد راہول نے اپنے ٹویٹ میں لکھا کہ یہ بہت افسوسناک ہیکہ کئی دہائیوں کے بعد بھی ہمارے تعلیمی نظام میں لاکھوں طلبہ کو ذات پات کے امتیاز سلوک کا سامنا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ اس ناانصافی کو مکمل طور پر روکا جائے۔

امریکی ویزا کیلئے سوشل میڈیا اکاؤنٹس چیک ہوں گے

واشنگٹن: امریکہ غزہ میں وقت گزارنے والے ویزا درخواست گزاروں کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کی اسکریننگ کرے گا۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے محکمہ خارجہ کو حکم دیا ہیکہ وہ امریکی ویزوں کیلئے غیر ملکی درخواست گزاروں کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کا جائزہ لے جنہوں نے گزشتہ 18 سال میں غزہ کی پٹی کا دورہ کیا ہے۔ اس کیبل میں تمام تارکین وطن اور غیر تارکین وطن امریکی ویزوں کا احاطہ کیا گیا ہے جس میں طلباء اور سیاح بھی شامل ہیں۔ ان لوگوں کے جنہوں نے یکم جنوری 2007 کو یا اس کے بعد غزہ میں 'سرکاری یا سفارتی صلاحیت میں زیادہ وقت [؟] گزارا ہے ان کے سوشل میڈیا اسکریننگ کی جائے گی۔

کشمیر کے ممتاز عالم دین آغا سید محمد باقر الموسوی انتقال کر گئے

سری نگر: وادی کشمیر کے ممتاز عالم دین اور نامور مذہبی لیڈر علامہ آغا سید محمد باقر الموسوی مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ وہ 85 برس کے تھے۔ خاندانی ذرائع کے مطابق انہوں نے جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب شری مہاراجہ ہری سنگھ ہسپتال (ایس ایم ایچ ایس) میں زندگی کی آخری سانسیں لیں جہاں وہ گذشتہ ایک دو دن سے زیر علاج تھے۔ آغا صاحب کے انتقال کی خبر پھیلتے ہی قصبہ بڈگام میں ماتم کا ماحول چھا گیا اور ہر طرف آہ وفغاں کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ جمعہ کی صبح پو پھٹتے ہی وادی کے اطراف واکناف سے لوگ ان کی رہائش گاہ واقع بڈگام میں جمع ہونے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے قصبے میں لوگوں کا ایک سیلاب امڈ آیا۔ آغا سید محمد باقر بڈگام کے معروف آغا خاندان کی ایک انتہائی ممتاز و معتبر شخصیت تھے۔ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم جامع باب العلم بڈگام سے حاصل کی اور مزید تعلیم کے لیے نجف اشرف کا رخ کیا، جہاں انہوں نے کئی برس اس وقت کے نامور فقہا کے سامنے تلمذ کیا اور فقہ و دیگر اسلامی علوم پر مہارت حاصل کی۔ آپ سال 1982 میں وطن واپس لوٹے اور اپنی پوری زندگی دین کی خدمت میں وقف کر دی۔ تبلیغ دین، تصنیف و تالیف اور اصلاحی کاموں میں آپ نے سرگرم کردار ادا کیا۔ آغا صاحب ہر جمعہ کو اپنی رہائش گاہ پر خطبہ دیتے تھے، جس سے مستفید ہونے کے لیے مختلف مکاتب فکر کے اسکالرز بھی آتے تھے۔ انہیں فقہ، عربی، فارسی، اردو اور کشمیری ادب پر گہری دسترس حاصل تھی۔ ان کے انتقال پر وادی کے مذہبی، سماجی و سیاسی لیڈروں نے گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے۔ نیشنل کانفرنس کے رہنما اور وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا "انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ممتاز شیعہ عالم دین اور مذہبی رہنما علامہ آغا سید محمد باقر الموسوی کے انتقال پر گہرا دکھ ہوا ہے۔ مرحوم کی جموں و کشمیر میں مذہبی فکر، سماجی ہم آہنگی اور عوامی خدمت میں ان کی گہری شراکتیں ایک میراث کے طور پر یاد رکھی جائیں گی۔"

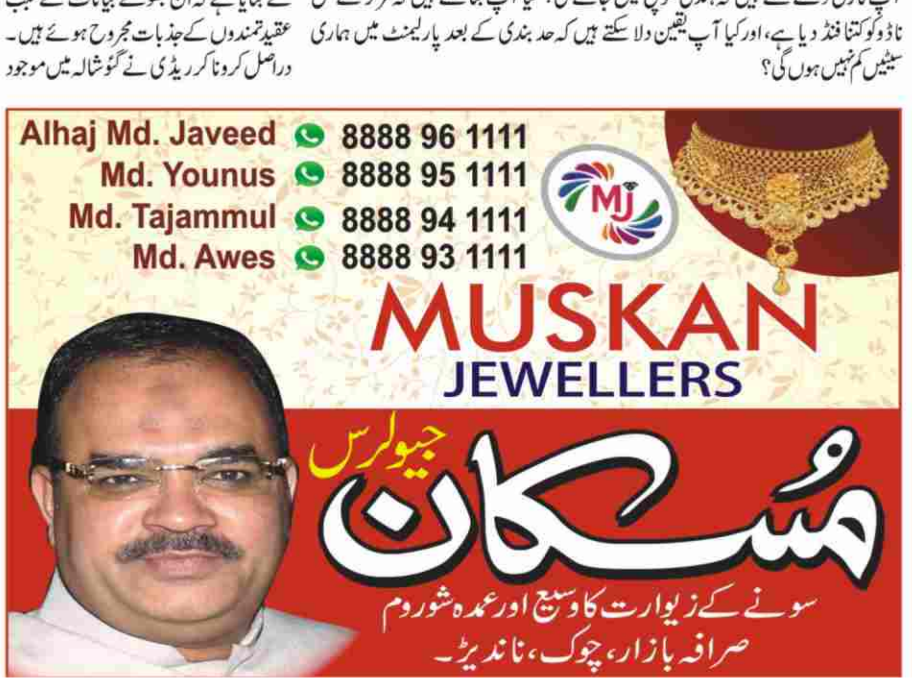

ادارہ فیض القرآن، ٹھکری باڑی

ایک خوشگوار علمی سفر کا آغاز

ہر وہ چراغ جو اخلاص کی لو سے روشن ہو، وہ زمانے کی گرد سے بے نیاز، اپنی روشنی بکھیرتا رہتا ہے۔ ایسا ہی ایک چراغ 'ادارہ فیض القرآن، ٹھکری باڑی' کی شکل میں 1998 میں روشن ہوا۔ اس ادارے نے ابتدا میں شعبۂ حفظ کے ذریعے قرآنی علوم کی خدمت کا آغاز کیا۔ 2008 میں عربی درجات کی تدریس کا مرحلہ شروع ہوا، اور 2012 میں اس ادارے نے دورۂ حدیث کے بابرکت سفر کا آغاز کیا۔ اور آج، بروز جمعہ، 18 اپریل 2025 کو ادارے کی تاریخ میں ایک اور روشن باب کا اضافہ ہوا یعنی شعبۂ افتاء کا آغاز کیا گیا، جس کی سرپرستی نواسۂ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی سلمان منصور پوری دامت برکاتہم العالیہ نے قبول فرمائی۔ یہ صرف ایک ادارہ ہی نہیں، بلکہ علم، اخلاص، اور خدمتِ دین کی ایک جیتی جاگتی مثال ہے۔ چند روز قبل، میرے واٹس ایپ پر حضرت مولانا تنویر صاحب قاسمی کا محبت بھرا دعوت نامہ موصول ہوا، جس میں اس تقریب کا ذکر تھا۔ بعدازاں حضرت مہتمم، مولانا ممتاز صاحب مظاہری حفظہ اللہ کا پُرخلوص فون آیا۔ انہوں نے بڑے خلوص سے دعوت دی کہ "ہمارے یہاں افتاء کی تعلیم کا آغاز ہو رہا ہے، جس کے لیے ایک افتتاحی تقریب رکھی گئی ہے۔ مہمانِ خصوصی حضرت مفتی سلمان منصور پوری صاحب ہوں گے، آپ تشریف لائیں۔" میں اس وقت 20 اپریل کو ہونے والے ایک اہم احتجاجی اجلاس کی تیاریوں میں مصروف تھا، مگر مہتمم صاحب کے خلوص اور ادارے کی علمی خدمات کے جذبے نے مجھے یہاں آنے پر مجبور کر دیا! آج کی اس پرنور مجلس میں شریک ہونے کی توفیق ملی۔ لہذا آج مولانا عبدالحق بخاری صاحب (مدرس مدرسہ مظاہر العلوم) اور مولانا عبدالمنتقم فرقانی صاحب (ناظم تنظیم و ترقی مدرسہ ہذا) کے ہمراہ ادارہ فیض القرآن ٹھکری باڑی کی اس پرنور تقریب میں حاضری کا موقع ملا۔ علمی شخصیات سے ملاقات، مفید مجلس میں شرکت اور بہت سی گراں قدر باتیں سننے کا موقع میسر آیا۔ یہ سب کچھ دینی ذوق و شوق کو تازہ کرنے والا اور قلب کو خوشی سے سرشار کرنے والا تجربہ تھا۔ اس موقع پر شعبۂ افتاء کے بہترین آغاز پر حضرت مولانا ممتاز صاحب مظاہری دامت برکاتہم، ادارہ کے تمام منتظمین، معاونین، اساتذۂ کرام اور طلبہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو علم و عمل، فقہ و فتاویٰ، اور رشد و ہدایت کا مضبوط مینار بنائے، اور اس کی خدمات کو امتِ مسلمہ کے لیے باعثِ فیض و برکت بنائے۔ آمین۔

فقہ کی تعریف

فقہ شریعت اسلامی کا وہ علم ہے جس میں قرآن وسنت، اجماع وقیاس کی روشنی میں احکامِ شرعیہ (نماز، روزہ، نکاح، طلاق، تجارت، عبادات، معاملات وغیرہ) کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا۟ فِى ٱلدِّينِ۔ (التوبہ: 122) ترجمہ: "پس کیوں نہ ہر جماعت میں سے ایک گروہ نکلتا تاکہ وہ دین میں تفقہ (گہری سمجھ) حاصل کرے۔" اس آیت سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تفقہ فی الدین (دین میں گہری بصیرت) حاصل کرنے کو فرض کفایہ قرار دیا ہے، تاکہ وہ لوگ دین کے مسائل کو سمجھ کر دوسروں کی راہنمائی کریں۔ ظاہر ہے کہ تمام لوگ مجتہد یا مفتی نہیں بن سکتے، بلکہ کچھ اہل علم کو یہ ذمہ داری نبھانی ہے تاکہ وہ لوگوں کو دین کے احکام بتائیں۔ یہی وجہ ہے کہ علم شریعت میں فقہ وفتاویٰ کی مستقل اہمیت ہے: حدیث پاک ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: »من یرد اللہ به خیرا یفقهه فی الدین۔ (صحیح بخاری) ترجمہ: "جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اُسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔" شارحین نے دین میں گہری سمجھ سے علم فقہ کو مراد لیا ہے، فقہ میں درک حاصل کرنا اللہ کی نعمت اور بھلائی کی علامت ہے۔ حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن بھیجا، تو فرمایا: بِمَ تَقْضِي؟ "تم کس دلیل سے فیصلہ کرو گے؟" حضرت معاذ نے جواب دیا: "أَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ، فَإِنْ لَمْ أَجِدْ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ، فَإِنْ لَمْ أَجِدْ فَأَجْتَهِدُ رَأْيِي..." (سنن ابی داود) یعنی "میں قرآن سے فیصلہ کروں گا، اگر اس میں نہ پایا تو سنت سے، اگر وہاں بھی نہ ملا تو اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔" اس سے فقہ، اجتہاد اور فتاویٰ کی بنیاد کا واضح ثبوت ملتا ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید یافتہ ہے۔ فتویٰ دراصل فقہ کی عملی صورت ہے، جو عوام الناس کی رہنمائی کے لیے دیا جاتا ہے۔ جب کوئی نیا مسئلہ سامنے آتا ہے، تو مجتہدین یا مفتیان کرام قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حل تلاش کرتے ہیں۔ قرآن وسنت کے اجمالی احکام کی تفصیل، تطبیق اور ان کی عملی صورت فقہ وفتاویٰ کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ فقہ وفتاویٰ دین کی وہ بنیادیں ہیں جن کے ذریعے قرآن وحدیث کے احکام کو عوام الناس کی زندگیوں میں نافذ کیا جاتا ہے۔ قرآن نے تفقہ فی الدین کو ضروری قرار دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو خیر کا معیار بتایا ہے۔ اس لیے فقہ وفتاویٰ کو معمولی یا صرف رائے پر مبنی سمجھنا نادانی ہے؛ بلکہ فقہ تو دین کی اصل فہم اور اس کا عملی چہرہ ہے۔

از: آفتاب اظہر صدیقی (کشن گنج)
جنرل سکریٹری مجلس احرار اسلام صوبہ بہار

1971 پر معافی، 4 ارب ڈالر اور 'پاکستانیوں' کی واپسی

پاکستان اور بنگلہ دیش کے خارجہ سیکریٹریز کی ملاقات میں کیا ہوا؟

رقیب حسنات

پاکستان کی سیکرٹری خارجہ آمنہ بلوچ نے جمعرات کو ڈھاکہ میں بنگلہ دیش کے سیکرٹری خارجہ جاسم الدین سے باضابطہ ملاقات کی۔ اس کے علاوہ آمنہ بلوچ نے بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر محمد یونس اور مشیر خارجہ سے الگ الگ ملاقاتیں بھی کیں۔ 15 برس بعد ہونے والی خارجہ سیکریٹریز کی اس پہلی باضابطہ بات چیت میں دونوں ممالک کے درمیان 'غیر حل شدہ تاریخی مسائل' کے ساتھ ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ پاکستان کی سیکرٹری خارجہ سے ملاقات کے بعد جاسم الدین نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ بنگلہ دیش نے پاکستان سے 1971 میں علیحدہ ہونے کے بعد واجبات کی مد میں 4.32 ارب ڈالر بھی مانگے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈھاکہ نے پاکستان سے 1971 کی جنگ کے مبینہ مظالم پر باضابطہ معافی مانگنے کا معاملہ بھی اٹھایا۔ سیکرٹری خارجہ جاسم الدین نے کہا کہ انھوں نے پاکستان سے بنگلہ دیش میں پھنسے پاکستانیوں کی اپنے وطن واپسی جبکہ 1970 کے طوفان کے متاثرین کے لیے بھیجی گئی غیر ملکی امداد کی منتقلی کا مطالبہ بھی کیا۔ صحافیوں کے اس سوال پر کہ کیا بنگلہ دیش اب انڈیا کی بجائے پاکستان کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے، سیکرٹری خارجہ جاسم الدین نے کہا کہ 'اگر بنگلہ دیش کے پاکستان کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنیادوں پر قائم رکھنا ہے تو اس کے لیے مسائل حل کرنا ضروری ہے۔' سیکریٹری خارجہ جاسم الدین کے مطابق بنگلہ دیش میں موجود پاکستانیوں کی واپسی سمیت سقوط ڈھاکہ سے قبل غیر منقسم پاکستان کی دولت کی منصفانہ تقسیم اور 1970 میں طوفان کے متاثرین کے لیے آنے والی غیر ملکی امداد کی ٹرانسفر کا معاملہ اٹھایا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ 'بنگلہ دیش میں پھنسے ہوئے پاکستانیوں میں سے کچھ بنگلہ دیش میں ہی رہنا چاہتے ہیں لیکن کچھ پاکستان لوٹنا چاہتے ہیں۔' ان کے مطابق بنگلہ دیش میں موجود پاکستانیوں کی مجموعی تعداد تین لاکھ 24 ہزار 447 ہے۔ جاسم الدین کا دعویٰ تھا کہ پاکستان کی جانب سے ان معاملات پر بات چیت کرنے کے بارے میں کہا گیا ہے۔ جاسم الدین نے یہ بھی کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کے تسلسل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اب پاکستانی وزیر خارجہ 27 اور 28 اپریل کو بنگلہ دیش کا دورہ کریں گے۔ 2012 کے بعد یہ کسی پاکستانی وزیر خارجہ کا بنگلہ دیش کا پہلا دورہ ہوگا۔

پاکستان کی جانب سے کیا کہا گیا؟

پاکستان کی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری ہونے والے اعلامیے میں ان معاملات کا ذکر موجود نہیں ہے۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کی جانب سے جاری اعلامیے کے مطابق 'فریقین نے سیاسی، اقتصادی، ثقافتی، تعلیمی اور سٹریٹجک (تزویراتی) تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔' اعلامیے کے مطابق 'فریقین نے باقاعدگی سے ادارہ جاتی بات چیت، زیر التوا معاہدوں کو جلد حتمی شکل دینے اور تجارت، زراعت، تعلیم اور رابطوں میں تعاون بڑھانے کی اہمیت پر زور دیا۔ پاکستان کی جانب سے اپنی زرعی یونیورسٹیوں میں تعلیمی مواقع فراہم کرنے کی پیشکش کی جبکہ بنگلہ دیش کی جانب سے بھی ماہی گیری اور میری ٹائم سٹڈیز میں تکنیکی تربیت فراہم کرنے کی پیشکش کی گئی۔' اس کے علاوہ دفتر خارجہ پاکستان کے مطابق 'فریقین نے دونوں مُمالک کے درمیان رابطے کو اہم قرار دیتے ہوئے کراچی اور چٹاگانگ کے درمیان براہ راست شپنگ کے آغاز کا خیر مقدم کیا اور براہ راست فضائی روابط کی بحالی کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ بنگلہ دیش کی جانب سے سیکرٹری خارجہ محمد جاشم الدین نے سفر اور ویزا کی سہولت کو آسان بنانے میں پیش رفت پر بھی اطمینان کا اظہار کیا۔' 'کثیر الجہتی امور پر فریقین نے سارک کو اس کے بنیادی اصولوں کے مطابق بحال کرنے کی ضرورت کا اعادہ کیا۔ سیکرٹری خارجہ نے بنگلہ دیشی قیادت کے وژن کو سراہا اور اس امید کا اظہار کیا کہ سارک کا عمل دوطرفہ سیاسی مصلحتوں سے دور رہے گا۔' 'پاکستانی سیکرٹری خارجہ نے بنگلہ دیشی فریق کو انڈیا کے غیر قانونی طور پر انڈیا کے زیر انتظام کشمیر کی صورتحال سے بھی آگاہ کیا اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق تنازع کے جلد حل کی ضرورت پر زور دیا۔' سیکرٹری خارجہ نے چیف ایڈوائزر پروفیسر محمد یونس اور مشیر خارجہ محمد توحید حسین سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ ملاقات میں علاقائی انضمام، اقتصادی روابط اور دوطرفہ تعلقات کو بیرونی دباؤ سے محفوظ رکھنے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا گیا یاد رہے کہ بنگلہ دیش اور پاکستان کے درمیان خارجہ سیکرٹری کی سطح پر آخری ملاقات شیخ حسینہ کی حکومت کے پہلے دور میں 2010 میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات میں بتدریج کمی دیکھنے میں آئی۔ پاکستان میں بنگلہ دیش کے ہائی کمشنر محمد اقبال حسین خان نے بنگلہ دیش کی سرکاری خبر رساں ایجنسی بی ایس ایس کو بتایا کہ اسلام آباد ڈھاکہ کے ساتھ تجارتی تعلقات بڑھانے میں خاص دلچسپی رکھتا ہے۔

سفارتی تعلقات 'معمول پر لانے' میں مدد ملے گی

گذشتہ برس اگست میں بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ واجد کی حکومت کے خاتمے کے بعد دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کسی حد تک سلجھتے نظر آرہے ہیں اور اس کو آگے بڑھانے کے لیے ہی دونوں ممالک کے سیکریٹری خارجہ نے ڈھاکہ میں ملاقات کی۔ پاکستان کی سیکریٹری خارجہ آمنہ بلوچ کی قیادت میں ایک وفد 'فارن آفس کنسلٹیشن' یا 'ایف او سی' کے عنوان سے ہونے والی اس ملاقات کے لیے ڈھاکہ پہنچا۔ اس ملاقات سے قبل بنگلہ دیش میں وزارت خارجہ کے حکام نے کہا تھا کہ تقریباً 15 سال بعد دونوں ممالک کے درمیان خارجہ سیکریٹریز کی سطح کا اجلاس ہو رہا ہے اور کسی مخصوص ایجنڈے کی بجائے دونوں ممالک کے درمیان پائے جانے والے 'تمام مسائل' اٹھائے جائیں گے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ خارجہ سیکریٹریوں کی ملاقات سے دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کو 'معمول پر لانے' میں مدد ملے گی۔ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تعلقات میں کشیدگی کی ایک بڑی وجہ 1971 کی جنگ ہے۔ 2013 میں بنگلہ دیش میں جماعتِ اسلامی کے رہنما عبدالقادر ملا کو سزائے موت دیے جانے پر پاکستان نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پارلیمنٹ میں ایک قرارداد منظور کی تھی۔ بنگلہ دیش نے ڈھاکہ میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر کو طلب کر کے اس واقعے پر برہمی کا اظہار کیا۔ 2014 میں، بنگلہ دیش حکومت نے ڈھاکہ میں مقیم اس وقت کے قائم مقام پاکستانی ہائی کمشنر احمد حسین دایو کو بھی طلب کر کے پاکستانی وزیر داخلہ کے مقدمے کے حوالے سے دیے گئے بیان پر احتجاج کیا تھا۔ بالآخر 2020 میں اس وقت کے پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان نے بنگلہ دیشی ہم منصب شیخ حسینہ کو ٹیلی فون کیا جس کے نتیجے میں کچھ برف ضرور پگھلی تاہم دونوں ممالک کے مابین تعلقات کو معمول پر لانے کے حوالے سے مزید پیشرفت نہیں ہوئی۔ 1971 میں بنگلہ دیش کے پاکستان سے الگ ہونے کے بعد سے دونوں ممالک کے درمیان بنگلہ دیش کی جانب سے پاکستان سے رسمی معافی کا مطالبہ، اثاثوں کی واپسی، اور بنگلہ دیش میں پھنسے ہوئے پاکستانیوں کی وطن واپسی جیسے معاملات کو لے کر کافی کشیدگی رہی تاہم، بظاہر اب ایسا لگتا ہے کہ جیسے دونوں ممالک ان مسائل کے بجائے تجارت اور دوطرفہ تعلقات میں خواہاں ہیں۔ اقبال حسین خان نے بی ایس ایس کو بتایا کہ 'اس طرح کے مسائل پوری دنیا میں دوطرفہ تعلقات میں پائے جاتے ہیں، لیکن انھیں موجودہ تعلقات یا اقتصادی تعاون میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔'

'دونوں ممالک کے درمیان تعلقات نئی سطح پر پہنچ جائیں گے'

عموماً سیکرٹری خارجہ کی سطح کی ملاقاتیں ہمیشہ دوطرفہ سفارتی تعلقات میں خصوصی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں کیونکہ وہ دونوں ممالک کے خارجہ امور میں اعلیٰ ترین انتظامی حکام ہوتے ہیں۔ سابق سفارت کار ہمایوں کبیر کا خیال ہے کہ 15 سال کے بعد بنگلہ دیش اور پاکستان کے درمیان اس قسم کی ملاقات سے دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات میں ایک نئی جہت پیدا ہو گی۔ انھوں نے بی بی سی بنگلہ سے بات کرتے ہوئے کہا، 'اس ملاقات کا مقصد ایک مشترکہ نکتے پر پہنچنا ہے جو دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو معمول پر لانے کے لیے ضروری ہے۔' یاد رہے کہ گذشتہ برس ستمبر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر پروفیسر محمد یونس اور پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کی ملاقات ہوئی تھی جس میں دونوں نے جنوبی ایشیائی علاقائی تنظیم (سارک) کے احیاء کے ذریعے علاقائی تعاون بڑھانے کے بارے میں بات کی۔ کئی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ گذشتہ سال بنگلہ دیش کے سیاسی منظر نامے میں آنے والی تبدیلی کے بعد پاکستان بنگلہ دیش کو علاقائی سیاست میں اپنی طرف کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ انڈیا مخالف جذبات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ پاکستان کے پالیسی ساز بنگلہ دیش کی انڈیا کے ساتھ بڑھتی کشیدگی اور چین کے ساتھ بڑھتے تعلقات کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جہانگیر نگر یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے بین الاقوامی تعلقات کے تجزیہ کار صاحب انعام خان کا کہنا ہے کہ پاکستان کے ساتھ بنگلہ دیش کے مستقل اور موثر سفارتی تعلقات دونوں ممالک کے استحکام، سلامتی اور علاقائی مفادات کے لیے اہم ہیں۔ انھوں نے بی بی سی بنگلہ کو بتایا کہ 'میرے خیال میں دونوں ممالک کے درمیان تعلقات اب ایک نئی سطح پر پہنچ جائیں گے۔ پاکستان تجارت، علاقائی رابطے اور سارک کے معاملات میں کردار ادا کرنے کا خواہشمند ہے۔ دوسری جانب بنگلہ دیش پاکستان کے ذریعے ایران، مشرق وسطیٰ اور وسطی ایشیائی ممالک تک رسائی حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے۔' گذشتہ برس اگست سے پاکستان کی جانب سے بنگلہ دیش کو کپاس سمیت کچھ مصنوعات کی برآمدات میں اضافے کے امکانات کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان براہ راست کارگو کی ترسیل شروع ہو چکی ہے۔ صاحب انعام خان کا کہنا ہے کہ حکومت ان ممالک کے ساتھ تعلقات کو ترجیح دے رہی ہے جو بنگلہ دیش کی معیشت کے لیے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں اور اس حوالے سے پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تجارتی تعلقات سے دونوں ممالک کو فائدہ ہوگا۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں پائی جانے والی 'سرد مہری' کے باعث گذشتہ 15 سال سے تجارت، مواصلات اور دیگر شعبوں میں زیادہ پیش رفت نہیں ہو سکی۔ ان میں سے بعض کے مطابق اس ملاقات میں دونوں خارجہ سیکرٹریوں ایک متفقہ نکتہ تلاش کرنا ہے تاکہ تعلقات میں بہتری لائی جا سکے۔ ہمایوں کبیر کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش اور پاکستان ایک ہی خطے سے ہیں اور دونوں ہی سارک کے رکن ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے امکانات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ دونوں ممالک کے درمیان سیاحت کے شعبے میں بھی تعاون ممکن ہے۔ اس سے قبل گذشتہ دسمبر میں شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد بگڑتے ہوئے سفارتی تعلقات اور سیاسی کشیدگی کے تناظر میں بنگلہ دیش اور انڈیا کے خارجہ سیکرٹریوں کی ڈھاکہ میں ملاقات ہوئی تھی۔ دوسری جانب پاکستان کے اگست 2024 میں وزیر اعظم شہباز شریف نے شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد پروفیسر محمد یونس کو بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے سربراہ کا عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد دی تھی۔ اس کے ایک ماہ بعد، ستمبر میں، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر دونوں رہنماؤں کی ملاقات ہوئی جس سے دونوں ممالک کے تعلقات میں سرد مہری کے کم ہونے کا اشارہ ملتا تھا۔ محمد یونس کے عبوری حکومت کے سربراہ بننے کے بعد سے ڈھاکہ اور اسلام آباد کے سفارت کار بھی زیادہ متحرک ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد

'افغانستان میں اصل طاقت'

روس اب طالبان کو دہشت گرد تنظیم کیوں نہیں سمجھتا؟

روس نے طالبان پر عائد پابندی ختم کرتے ہوئے انھیں کالعدم دہشتگرد تنظیموں کی فہرست سے نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ روس کے سرکاری میڈیا کے مطابق ملک کی سپریم کورٹ کی جانب سے طالبان سے پابندی ہٹانے کا یہ فیصلہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔ روس میں گذشتہ 20 برس سے طالبان کو دہشتگرد تنظیموں کی فہرست میں رکھا گیا تھا تاہم اب عدالتی حکم کے بعد انھیں اس فہرست سے نکال دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ طالبان پر پابندی کے باوجود گذشتہ کچھ برسوں کے دوران روسی حکام نے طالبان کے ساتھ تعلقات رکھے اور ان کے وفود کا ماسکو میں استقبال کیا۔

طالبان کے دورے

سنہ 2024 کے موسم بہار کے دوران روس میں طالبان سے پابندی ہٹانے کے لیے بل تیار کرنے کی کوششیں شروع ہو چکی تھیں۔ مئی 2024 میں روس کے افغانستان کے لیے سفیر ضمیر کابلوف نے اطلاع دی کہ روسی وزارت خارجہ اور وزارت انصاف نے صدر پوتن کو تجویز دی ہے کہ طالبان کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست سے نکال دیا جائے۔ کابلوف نے کہا کہ اس کے بغیر روس، طالبان کو افغانستان میں قانونی اتھارٹی کے طور پر تسلیم نہیں کر سکے گا۔ اسی بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے روسی وزیر خارجہ سرگئی لوروف نے کہا کہ یہ تجویز حقائق کی عکاسی کرتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ افغانستان میں طالبان ہی اصل طاقت ہیں اور روس اس سے لاتعلق نہیں۔ چار اکتوبر کو ضمیر کابلوف نے بتایا کہ طالبان کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست سے نکالنے کا فیصلہ پہلے ہی اعلیٰ سطح پر کیا جا چکا ہے لیکن اس کے لیے 'قانونی طریقہ کار کی پیروی کی جائے گی۔' اسی دن روس کی فیڈرل سکیورٹی سروس کے ڈائریکٹر الیگزینڈر بورٹنیکوف نے کہا کہ ان کا ادارہ طالبان کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست سے نکالنے کا کام مکمل کر رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ افغانستان میں برسر اقتدار طالبان کے اقدامات کا مقصد ملک میں 'امن کا قیام اور استحکام کو برقرار رکھنا' ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے یہ بھی کہا کہ 'طالبان داعش کے خلاف لڑنے کے لیے اپنی تیاری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔' لیکن طالبان سے پابندی ہٹانے کے لیے صرف بیانات کافی نہیں تھے لہذا 26 نومبر کو روس کی اسمبلی 'سٹیٹ ڈوما' میں ایک بل پیش کیا گیا جس کے تحت طالبان کی سرگرمیوں پر عائد پابندی کو عارضی طور پر ہٹایا جا سکے۔ اس بل کے وضاحتی نوٹ میں کہا گیا کہ روسی قانون 'ایسا طریقہ کار فراہم نہیں کرتا جو کسی دہشت گرد تنظیم کی سرگرمیوں پر پابندی کو معطل کرنے کی اجازت دے۔' 28 دسمبر کو صدر پوتن نے اس بل پر دستخط کر دیے۔ بل کے مطابق اس پابندی کو معطل کرنے کے لیے ملک کے پراسیکیوٹر جنرل (یا اس کے نائب) کی طرف سے مقدمہ دائر کرنا ہوگا، جس کے بعد اس پر عدالتی فیصلہ آئے گا۔

روس کے طالبان کے ساتھ تعلقات

سنہ 1996 سے 2001 تک افغانستان پر حکومت کرنے والے طالبان کو سنہ 2003 میں روس نے دہشتگرد تنظیم قرار دیتے ہوئے اس پر پابندی عائد کر دی تھی۔ گذشتہ 20 برس کے دوران ایسے بہت سے لوگوں پر کیس بھی چلائے گئے جن پر طالبان کے ساتھ تعلقات کا شبہ تھا۔ صرف یہ ہی نہیں بلکہ روس میں طالبان کے لیے حمایت رکھنے والے افراد پر 'دہشتگردی کا دفاع' کرنے کے الزامات بھی لگے۔ طالبان کی جانب روسی حکام کا رویہ اس وقت بدلنے لگا جب طالبان نے کالعدم شدت پسند تنظیم نام نہاد دولت اسلامیہ (داعش) کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ سنہ 2015 میں روس کے افغانستان کے لیے خصوصی نمائندے ضمیر کابلوف نے کہا تھا کہ روس اور طالبان کے دولت اسلامیہ کے خلاف جنگ میں مشترکہ مفادات ہیں۔ سنہ 2018 میں طالبان پہلی بار مذاکرات کے لیے ایک وفد کی صورت میں ماسکو پہنچے۔ ان مذاکرات میں روس کی نمائندگی وزیر خارجہ سرگئی لوروف نے کی تھی۔ انھوں نے ان مذاکرات کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ایسے رابطے اسلام پسندوں کو 'مسلح جدوجہد ترک کرنے اور حکومت کے ساتھ بات چیت کے لیے' قائل کرنے کی کوشش کے لیے کیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد فروری سنہ 2019 میں طالبان 'انٹرافغان ڈائیلاگ فورم' میں شرکت کے لیے ماسکو آئے۔ اسی برس مئی میں طالبان کا ایک اور وفد افغانستان اور روس کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کی 100 ویں سالگرہ کے موقع پر پر ماسکو آیا۔ اس موقع پر سرگئی لوروف نے کھلے عام اور ذاتی طور پر طالبان وفد کا استقبال کیا۔ جب سوشل میڈیا پر اس بارے میں تنقید کی گئی تو روسی وزارت خارجہ نے یہ بیان جاری کیا کہ انھیں اس میں اپنی ساکھ سے متعلق کوئی خطرہ نظر نہیں آتا۔ سنہ 2021 میں افغانستان سے امریکی انخلا کے بعد سرگئی لوروف نے طالبان کو 'سمجھدار لوگ' قرار دیا۔ افغانستان میں طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد روسی حکومت کا رویہ طالبان کی جانب مزید نرم ہو گیا۔ اسی طرح روس کے افغانستان کے لیے خصوصی نمائندے ضمیر کابلوف نے افغان صدر اشرف غنی کی حکومت کی بجائے طالبان کو مذاکرات کے لیے زیادہ موزوں اور قابل قبول قرار دیا۔ اس کے بعد طالبان نمائندوں نے متعدد مواقع پر روس کا دورہ کیا۔ سنہ 2024 میں طالبان نے روسی اسلامک ورلڈ فورم میں بھی شرکت کی جبکہ دو بار سینٹ پیٹسبرگ انٹرنیشنل اکنامک فورم کا بھی حصہ بنے۔ واضح رہے کہ روس کے یوکرین پر حملے کے بعد مغربی ممالک نے اس فورم کا بائیکاٹ کیا۔

قانون وقف ۲۰۲۵ء کے بعد!

از قلم: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

ایک اردو شاعر کا شعر ہے:

بدلتی ہے جس وقت ظالم کی نیت
نہیں کام آتی دلیل اور حجت

اس وقت ہمارے ملک کی فرقہ پرست حکومت کی یہی صورت حال ہے، مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا، ان کی شناخت پر حملہ کرنا، اور اُن کو دبا کر رکھنا، یہ اس حکومت کی خصوصی پالیسی ہے، یہ صورت حال یوں تو ایک حد تک ۲۰۱۴ء سے پہلے بھی تھی؛ لیکن ۲۰۱۴ء سے اس کی رفتار بہت تیز ہوگئی، اور کیوں نہ ہو کہ ہندی کا محاورہ ہے "سیاں بھئے کوتوال تو اب ڈر کاہے کا"، یعنی جب چور اُچکّے اور مجرم قسم کے لوگ خود محافظ بن جائیں تو اب مجرموں کو کس بات کا ڈر؛ چنانچہ اسی جذبہ منافرت کے تحت تین طلاق کا قانون لایا گیا، سی، اے، اے، لایا گیا، بعض ریاستوں میں یونیفارم سول کوڈ لایا گیا، مرکز میں بھی اس کی کوشش کی گئی اور ابھی بھی اس کا خطرہ ٹلا نہیں ہے، مساجد ومدارس پر ہونے والے حملے بھی اسی کا حصہ ہیں اور اسی کی بدترین شکل قانون وقف ۲۰۲۵ء ہے۔ آپ کوئی بھی اجتماعی، تنظیمی، سیاسی وفلاحی، مذہبی تعلیمی کام کریں، اس کے لئے ایک مرکز کی ضرورت ہوتی ہے، اس مرکز کے لئے زمین اور عمارت مطلوب ہوگی، نماز ادا کرنے کے لئے مسجدیں، تعلیم کے لئے مدرسے اور اسکولس، یتیم بچے اور بچیوں کی پروش کے لئے یتیم خانے، مسافروں کے قیام کے لئے مسافر خانے، رفاہی خدمات کے لئے ایسی زمینیں جن سے کرائے اور زرعی پیداوار حاصل کی جائے، اسی طرح موت کے بعد اسلامی طریقہ پر تدفین کے لئے قبرستان اور درگاہیں، غور کیا جائے تو یہ سب ملت کے لئے شہ رگ ہیں، ان ہی سے ہماری دینی شناخت، ایمان کا تحفظ، دعوت واصلاح اور رضا کارانہ طور پر شریعت کی تنفیذ متعلق ہے، آر، ایس، ایس میں چوں کہ ہندو انتہا پسند اسکالرس کی بڑی تعداد ہے؛ اسی لئے ان لوگوں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ قانون بنایا ہے اور نفرت کے سوداگروں نے اسے پارلیامنٹ سے پاس کرایا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس قانون کے پاس ہو جانے کے پس منظر میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟ اسی سلسلہ میں چند نکات پیش کئے جاتے ہیں: ۱- آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ تمام ملی تنظیموں اور مختلف مسالک کی نمائندہ شخصیتوں کے ساتھ مل کر اس قانون کو ختم کرانے کی جدوجہد کر رہا ہے، پہلے تو اس نے اس قانون کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے Jpc کو کروڑوں کی تعداد میں ایمیل بھجوائے، Jpc کی میٹنگوں میں ہر جگہ سے باشعور مسلمانوں کی نمائندگی کروائی، اپوزیشن لیڈروں اور پارٹیوں نے عوامی اسٹیج پر اور پارلیمنٹ میں کھل کر اس کے خلاف آواز بلند کی، انسانی حقوق کی تنظیموں کے نمائندوں کو ساتھ لیا، دیگر اقلیتوں سے گفتگو کی، ان کو حکومت کے خطرناک عزائم سے آگاہ کیا اور ان کی حمایت حاصل کی، غیر مسلم نمایاں سیاسی وسماجی شخصیتوں کے ساتھ میٹنگیں کیں، پریس کانفرنسیں کیں، بورڈ نے براہ راست اپنے زیر انتظام یا بورڈ میں شامل دیگر تنظیموں کے زیر انتظام دہلی، ممبئی، بنگلور، پٹنہ، وجے واڑہ، کلکتہ، رانچی اور مختلف شہروں میں بڑے اجتماعات کئے، جس میں تمام مسلم تنظیموں کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ سیاسی لیڈروں کو بھی دعوت دی اور مسلم مسائل کو نظر انداز کرنے والا بکا ہوا میڈیا بھی مثبت یا منفی انداز میں اس موضوع کو سامنے لانے پر مجبور ہوا، جمعہ کے بیانات کے ذریعہ مسلمانوں کے گھر گھر یہ پیغام پہنچایا؛ چوں کہ حکومت فریب دے رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ یہ بل مسلم خواتین کے فائدہ کے لئے لا رہی ہے؛ اس لئے خواتین نے بھی پوری قوت کے ساتھ اس احتجاج میں حصہ لیا، دہلی، پٹنہ اور وجے واڑہ میں کافی طاقتور طریقہ پر دھرنے دیئے گئے، ان کوششوں کی وجہ سے پورے ملک میں یہ مسئلہ مسلمانوں اور منصف مزاج شہریوں کی سوچ کا اہم ترین موضوع بن گیا۔ بحمد اللہ بورڈ پوری قوت کے ساتھ ایک مہم کے طور پر اس کام کو انجام دے رہا ہے اور حکومت سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ اس قانون کو ہر قیمت پر واپس لے، اس کے لئے وہ سپریم کورٹ میں بھی گیا ہے، احتجاج کا ایک تفصیلی پروگرام بنایا ہے، اور تمام مسلمانوں سے اس میں شرکت کی اپیل کی ہے، ان شاء اللہ عنقریب پورے ملک میں بڑے بڑے احتجاجی جلسے ہوں گے، مقامی حالات کو دیکھتے ہوئے دھرنے دیئے جائیں گے، پرنٹ، الکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعہ مسئلہ کی اہمیت کو اُجاگر کیا جائے گا، خواتین کے بھی بڑے احتجاجی پروگرام رکھے جائیں گے، غیر مسلم دانشوروں اور قائدین کے ساتھ میٹنگیں رکھی جائیں گی، ملک کے بڑے بڑے شہروں میں پریس کانفرنسیں کی جائیں گی، غرض کہ جمہوری طریقہ پر اس قانون کو مسترد کرنے کے جتنے طریقے ہو سکتے ہیں، ان سب کو اختیار کیا جائے گا، مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ بورڈ کی آواز کو متفقہ آواز بنائیں، اس کی ہدایات پر عمل کریں، جہاں آگے بڑھنے کو کہا جائے، وہاں آگے بڑھیں اور جہاں رُکنے کو کہا جائے، وہاں رُک جائیں؛ تاکہ پوری قوت کے ساتھ یہ پُر امن احتجاج جاری رہے۔ مسلمان اس بات پر متوجہ رہیں کہ بہت سے لوگ اُن کا بھٹکانے کی پوری کوشش کریں گے، حکومت کا آلہ کار بن کر تفرقہ ڈالنے کی سعی کریں گے، مذہبی تنظیموں اور قیادتوں کو بے وزن کرنے کی کوشش کریں گے، ان کے بارے میں بدگمانی پھیلائیں گے اور یہ سب کچھ ملک اور ملت کے لئے غیرت کے نام پر کیا جائے گا تو ایسے فتنہ پردازوں سے خوب بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ۲- جو بچے کھچے اوقاف ہیں، ان کی حفاظت کی بھرپور کوشش کی جائے، اسی کوشش کا ایک حصہ یہ ہے کہ جو موقوفہ اراضی کھلی ہوئی حالت میں ہوں، جلد از جلد ان کی احاطہ بندی کی جائے؛ تاکہ حریصانہ نظر رکھنے والے ان زمینوں پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہ کریں، خاص کر مسلم سماج میں کھلے قبرستان اور عیدگاہیں، بہت سی جگہ احاطہ کے بغیر مساجد سے باہر کھلے ہوئے صحن، بعض جگہ مدارس اور مساجد کے مصالح کے لئے باغات اور زرعی زمینیں وقف کی گئی ہیں، ان کی بھی عام طور پر احاطہ بندی نہیں کی گئی ہے، بعض جگہ مسجدیں ویران ہیں، خاص کر ایسی مسجدیں جو قدیم زمانہ میں بادشاہوں اور نوابوں نے تعمیر کی تھیں اور اب اس کے گرد وپیش کی مسلم آبادی ختم ہو چکی ہے، ان سب کی احاطہ بندی ضروری ہے، جو جگہیں ویران پڑی ہوئی ہیں، علماء اور ارباب افتاء کے مشورہ سے دینی وملی ضرورتوں کے لئے ان کے استعمال کی تدابیر پر غور کرنا اور عمل میں لانا چاہئے؛ کیوں کہ جو جگہ استعمال میں رہتی ہے، اس کی حفاظت آسان ہوتی ہے اور جو جگہ ویران ہو جاتی ہے، اس کی حفاظت مشکل ہوتی ہے، یہ حفاظتی انتظام بھی بہت اجر کا کام ہے؛ کیوں کہ یہ ملت کے مفادات اور دین کے شعائر کا تحفظ ہے؛ اس لئے اس پر اولین توجہ کی ضرورت ہے۔ ۳- جو زمین کسی شخص یا سماج کی ملکیت کے طور پر رجسٹرڈ نہ ہو، حکومت اس کو اپنے قبضہ میں لے لیتی ہے اور پھر من چاہا استعمال کرتی ہے؛ اس لئے ضرورت ہے کہ پہلے کے اوقاف کو بھی اور اب جو اوقاف قائم کئے جائیں، ان کا بھی جلد سے جلد رجسٹریشن کرا لیا جائے؛ تاکہ دستاویزی طور پر ملکیت کا ثبوت فراہم ہو جائے، اس کے لئے قانون دانوں سے مشورہ کیا جائے، پیسے خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو اجتماعی کوششوں کے ذریعہ سے اس کا انتظام کیا جائے اور ہر قیمت پر اس کام کو کرنے کی کوشش کی جائے؛ ورنہ مستقبل میں ہم بہت سی اوقافی جائیدادوں سے محروم ہو جائیں گے۔ ۴- اول تو وقف بورڈ میں پہلے سے بعض خدا ناترس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی ناجائز حرکات اور حرام خوری کے واقعات شب وروز سامنے آتے رہتے ہیں، وہ رشوت لے کر اور حکومت کے دباؤ کے آگے جھک کر قصداً وقف کے مقدمات ہارتے ہیں اور چند روپیوں کے لئے ملت کی قیمتی اَملاک غاصبین کے حوالہ کر دیتے ہیں، حد تو یہ ہے کہ فریق مخالف کے اشارہ پر کاغذات غائب کر دیتے ہیں؛ تاکہ ثبوت پیش ہی نہ ہو سکے اور مخالفین کا ناجائز قبضہ ہو جائے۔ لیکن اب یہ جو وقف قانون آیا ہے، یہ ایسی بدعنوانیوں کے لئے قانون کے دائرہ میں ارتکاب کا راستہ فراہم کرتا ہے؛ اس لئے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ مدرسوں، مسجدوں، فلاحی ورفاہی اداروں، یتیم خانوں، قبرستان کی کمیٹیوں کا ٹرسٹ بنا دیا جائے، بظاہر ٹرسٹ کی شکل میں زیادہ حفاظت ہو سکتی ہے، اور ٹرسٹ کے قانون میں کافی گنجائش ہے کہ مصلحت کے اعتبار سے اختیارات اور ذمہ داریاں تقسیم کی جائیں، مصارف متعین کئے جائیں اور چوں کہ اس میں عوامی کمیٹی ہوگی، سالانہ آڈٹ پیش کی جائے گی؛ اس لئے خُرد بُرد کا اندیشہ بھی کم محسوس ہوگا، بہرحال اس سلسلہ میں قانون دانوں سے مشورہ کرنا چاہئے اور جو مفید تر صورت ہو سکتی ہے، اس پر عمل کرنا چاہئے، سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹریشن میں مداخلت کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں، اور وقف کے موجودہ قانون نے وقف کی حفاظت میں خطرہ پیدا کر دیا ہے، بہر حال یہ لیگل مسئلہ ہے اور قانون دانوں کے مشوروں اور مقامی حالات کے اعتبار سے کوئی راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ ۵- اللہ تعالیٰ کا نظام یہ ہے کہ جب کوئی گروہ اللہ کے حکم کو توڑتا ہے اور اس کی نعمت کی ناقدری کرتا ہے تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی پکڑ ہوتی ہے اور وہ نعمت چھین لی جاتی ہے، اوقاف کا مسئلہ بھی ایسا ہی ہے، حکومت نے جس قدر اوقاف پر قبضہ کیا ہے، شاید مسلمانوں کے ناجائز طریقہ پر قبضہ کئے ہوئے اوقاف اس سے کم نہ ہوں، بعض لوگوں نے تو اوقاف پر مکمل قبضہ کر لیا ہے اور اپنی ملکیت کی طرح اس میں تصرف کرتے ہیں، اور بعض جگہ اوقاف کی زمین کرایہ پر لی ہے، جس کا کرایہ پچاس ہزار ہونا چاہئے، اس کا کرایہ سو ڈیڑھ سو روپئے ادا کرتے ہیں، ستم بالائے ستم یہ ہے کہ کم کرایہ پر لے کر زیادہ کرایہ پر لگا دیتے ہیں، خود بیس پچیس ہزار کرایہ وصول کرتے ہیں اور وقف بورڈ کو سو دو سو روپئے ادا کرتے ہیں، اسی غصب، ناجائز قبضہ اور حرام خوری کی وجہ سے شاید اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت سے محروم کر رہے ہیں، حد تو یہ ہے کہ درگاہوں کی زمینیں وہ سجادے فروخت کر دیتے ہیں، جن کی دینی نسبت کی وجہ سے لوگ ان کے ہاتھ پاؤں چومتے ہیں۔ شاید اوقافی اَملاک کے ساتھ روا رکھا جانے والا یہی جرم ہے، جس کی سزا موجودہ قانون کے ذریعہ ہمیں مل رہی ہے، اور اس کا سہارا لے کر حکومت وقف قانون لائی ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ جو مسلمان وقف کی چوری کے گناہ میں مبتلا ہیں، وہ خود اس سے توبہ کریں، ناجائز پیسوں سے اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی اولاد کو بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کی ایک بالشت زمین پر ناجائز قبضہ کرے گا تو قیامت کے دن اسے سطح زمین سے لے کر تحت الثریٰ تک زمین کا ٹکڑا بنا کر گلے میں ڈال دیا جائے گا (صحیح البخاری، حدیث نمبر: ۳۱۹۸) پھر ایسی زمین جو اجتماعی ملکیت ہو اور جس سے سینکڑوں اور ہزاروں لوگوں کے حقوق متعلق ہوں، کوئی اس کے گناہ کا اندازہ کر سکتا ہے؟ اس لئے اول تو ایسے لوگوں کو خود وقف کی غصب کی ہوئی زمینیں چھوڑ دینی چاہئے اور اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے، اگر انھوں نے وہ زمین چھوڑ دی تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر زمین اور اس سے زیادہ دولت سے نوازے گا، اس سلسلہ میں مسلم سماج کی بھی بڑی ذمہ داری ہے کہ جیسے آپ اپنی زمین کی حفاظت کرتے ہیں، اگر کوئی لینڈ گرابر قبضہ کے لئے آ پہنچتا ہے تو اس سے اپنی طاقت بھر لڑائی لڑتے ہیں، اور قبضہ ہونے سے بچا لیتے ہیں، اسی طرح ملت کی جائیداد کے لئے آگے بڑھ کر ظالم کے ہاتھ پکڑ لیں اور اُن کو اس سے روک دیں اور ایسے لوگوں کو احساس دلائیں کہ ان کا ظلم کتنا بڑا ہے، اور سماج اسے کتنی حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے، اجتماعی کوششوں کی ذریعہ ہی اس کا سد باب ہو سکتا ہے، اگر ہم خود اپنے اوقاف کے معاملہ میں دیانت سے کام نہ لیں گے تو کیسے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہماری طرف متوجہ ہو سکتی ہے؟

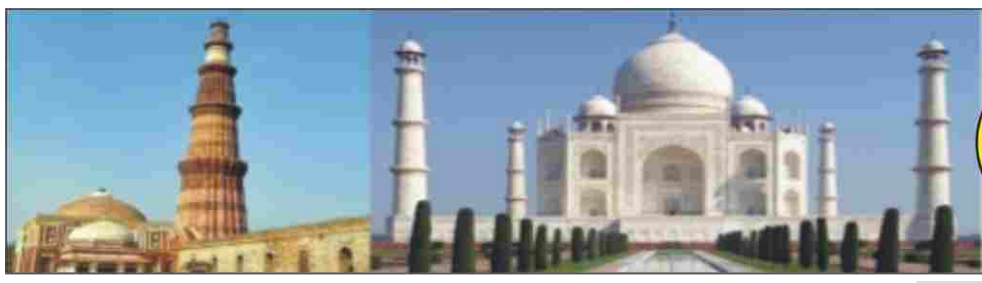

روزنامہ ورق تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
19 April 2025

بی ایڈ سالِ آخر کے طلبا کے اعزاز میں الوداعیہ تقریب کا انعقاد

طلبا کی کامیابی ہی اساتذہ اور شعبہ کی پہچان ہوتی ہے: پروفیسر شاہین الطاف شیخ

حیدرآباد:18/اپریل (پریس ریلیز) مورخہ 16/اپریل 2025، شعبۂ تعلیم و تربیت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، گچی باؤلی تلنگانہ کے ایڈوٹوریم میں بی ایڈ سال آخر کے طلبہ و طالبات کے اعزاز میں ایک پروقار الوداعیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں صدر شعبہ پروفیسر شاہین الطاف شیخ و دیگر اساتذہ کرام، اور شعبہ ہذا کے طلبہ وطالبات نے شرکت کی۔ اس منعقدہ تقریب کے ذریعہ صدر شعبہ نے فارغ التحصیل ہونے والے طلبا و طالبات کو خراج تحسین پیش کی اور ان کی کامیابیوں کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ تقریب کا آغاز وسیم رضا مرکزی کی تلاوت کلام پاک اور شعبہ کے طالب علم دولہ رسول پرساد کی نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا، بعد ازاں بی ایڈ سال اول کے طالب علم محمد عدنان نے ابتدائی خطبہ پیش کیا۔ چند روزہ زندگی میں ہمیں اپنے قوم ملت اور وطن کے تحفظات کے سلسلے میں بیش قیمت خدمات انجام دینی چاہئے، جہاں بھی رہیں سچائی اور اپنی فرائض کی انجام دہی میں کسی بھی قسم کی تساہلی نہیں برتنی چاہئے، مزکورہ خیالات کا اظہار پروفیسر محمد مشاہد نے اپنے خطبے میں کیا۔ ڈاکٹر تسنیم احمد نے طلبا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا: آپ پوری زندگی اپنے کو طالب علم ہی گمان کریں، گرچہ آپ استاد بن جائیں، جاب لگنے کے بعد اپنے میدان میں مزید توانائی حاصل کریں اور پڑھنے، لکھنے کے سلسلے کو تا مرگ منقطع نا کریں، یہ ایک بہتر استاد کی پہچان بھی ہوتی ہے، محولہ بالا خیالات کا اظہار ڈاکٹر احتشام الدین نے اپنے خطبے میں کیا۔ ڈاکٹر اشونی کمار سمیت شعبہ کے دیگر اساتذہ نے بھی تقریب میں شرکت کر کے طلبا کو نصیحتیں کیں اور دعاؤں سے نوازے۔ بی ایڈ سال آخر کے طلبہ نے اپنے اساتذہ کی رہنمائی، محبت اور شفقت پر شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر قمر رضا، معصوم علی، شفقت جہاں، نظام الدین اور [illegible] حسن نے جذباتی انداز میں کہا: ہم جا رہے ہیں، بلکہ دل میں آپ سب کے لیے دعائیں، شعبہ سے جڑی یادیں اور علم کا چراغ لے کر یادوں کا سلسلہ بھی ساتھ لے جا رہے ہیں بلاشبہ ہمیں استاد کے ساتھ ایک بہترین رہبر بننے کی تربیت ملی ہے۔ تقریب کی نظامت کے فرائض محترم وسیم علیگ، محترمہ عائشہ نگار، محترم شیذان، محترمہ فرحین سلطانہ، شادنین اور محترمہ زینت امن نے بحسن وخوبی انجام دیں، اور بی ایڈ سال اول کے طالب معظم رضا سمیت کثیر تعداد میں طلبا و طالبات نے نعت و منقبت، ترانہ، غزل وغیرہ کے صنفوں خوبصورت اشعار اور ترنم میں نظمیں بھی پیش کیں، جنہوں نے ماحول کو مزید جذباتی بنا دیا اور تقریب کی رنگت میں اضافہ پیدا کیا۔ صدر شعبہ پروفیسر شاہین الطاف شیخ نے اپنے صدارتی خطبہ میں طلبا و طالبات سے مخاطبت کرتے ہوئے کہا کہ بی ایڈ ایک ڈگری نہیں بلکہ ایک مشن ہے۔ آپ علم بانٹنے نکلے ہیں، اللہ آپ کو سرخرو کرے، محترمہ دیبہ منیب، فرحین فاطمہ، ملک سیمی، افصہ نورین، فرحین کیف، محترم اسامہ امتیاز، محمد معصوم، ضیا، ساجد [illegible]، محمد سلمان، محمد اوصاف، محمد سیف، عادل، محمد نوشاد، عاکف، جمشید سمیت بی ایڈ سال اول کے طلبا و طالبات نے تقریب کے اختتام پر اپنے تمامی سینئر ساتھیوں کو یادگاری تحائف اور اسناد پیش کیں، اور شاہ خالد مصباحی کے کلمات تشکر پر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بلوچ یکجہتی کمیٹی نے پاکستانی حکام پر پرامن بلوچ مظاہرین کے خلاف طاقت کا وحشیانہ استعمال کرنے کا الزام لگایا

بلوچستان ۔18/اپریل ۔ایم این این ۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی (بی وائی سی) نے پاکستانی حکام پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے 13 اپریل کو بلوچستان اور کراچی کے 20 سے زائد مقامات پر ہونے والے پرامن احتجاج کا وحشیانہ طاقت سے جواب دیا۔ بی وائی سی نے مسلح پولیس، سادہ کپڑوں میں ملبوس انٹیلی جنس اور نیم فوجی دستوں پر مظاہرین کو منتشر کرنے، سڑکوں کو سیل کرنے، خواتین پر لاٹھی چارج کرنے، غیر مسلح ہجوم پر گولی چلانے، اور دھمکانے اور خاموش کرنے کے لیے بنائے گئے مجرمانہ مقدمات درج کرنے کا الزام لگایا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، بی وائی سی نے کہا، ”13 اپریل، 2025 - کو پرامن احتجاج پر ایک مربوط کریک ڈاؤن 13 اپریل کو، بلوچ یکجہتی کمیٹی نے بلوچستان اور کراچی میں 20 سے زائد مقامات پر پرامن مظاہرے کیے اور مطالبہ کیا کہ اس کی گرفتار شدہ قیادت کی فوری رہائی نہ کی جائے۔ مسلح پولیس، سادہ لباس انٹیلی جنس اہلکاروں، اور نیم فوجی دستوں نے مظاہرین کو پرتشدد طریقے سے منتشر کیا، سڑکوں کو سیل کیا، خواتین پر لاٹھی چارج کیا، غیر مسلح ہجوم پر گولیاں چلائیں، اور مجرمانہ مقدمات درج کیے گئے جو ڈرانے اور خاموش کرنے کے لیے بنائے گئے تھے۔“ پرامن اسمبلی کے اپنے حق کا استعمال کرنے کے لیے، مظاہرین پر قتل کی کوشش، بغاوت، دہشت گردی، اور فسادات کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ یہ الزامات صرف غیر متناسب نہیں ہیں - یہ من گھڑت ہیں، یہ قانون نافذ کرنے والا نہیں ہے۔ یہ اختلاف رائے کو مجرمانہ بنانا ہے، جو ٹوٹے ہوئے نظام انصاف کی وجہ سے فعال ہے۔ بی وائی سی نے کہا کہ مظاہرین پر کئی من گھڑت اور غیر متناسب الزامات کے ساتھ تھپڑ مارا گیا ہے، بشمول بغاوت، دہشت گردی، قتل کی کوشش، اور فسادات۔ تربت میں، فسادات سے متعلق قوانین کے ساتھ دفعہ A-124 (بغاوت) اور دفعہ B-506 (مجرمانہ دھمکی) کے تحت مقدمات درج کیے گئے۔ حب میں، مظاہرین کو سرکاری ملازمین پر حملہ کرنے اور سرکاری فرائض میں رکاوٹ ڈالنے کے الزامات کا سامنا ہے۔ بی وائی سی کے بیان کے مطابق، متعدد مقامات پر، بشمول نوشکی، واشک، وندر، دالبندین، اور خاران، مظاہرین پر غیر قانونی اجتماع اور عوامی احکامات کی نافرمانی سے متعلق قوانین کے تحت الزامات عائد کیے گئے۔

مہنگائی کے خلاف این سی پی شرد چندر پوار پارٹی کا زوردار احتجاج

دو پہیہ گاڑیاں الٹ کر انوکھا مظاہرہ، عوام پر مہنگائی کا بوجھ ناقابلِ برداشت: ڈاکٹر جتیندر آوہاڈ

تھانے:18/اپریل (آفتاب شیخ) ریاست اور مرکز کی حکومتیں مہنگائی پر قابو پانے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہیں۔ خوردنی تیل، گیس سلنڈر، ایندھن، اناج اور دیگر ضروری اشیاء کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں، جس کے خلاف راشٹروادی کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار گروپ) کی جانب سے تھانے کلکٹر کے دفتر کے روبرو انوکھے انداز میں زبردست احتجاج کیا گیا۔ احتجاج پارٹی کے سابق کابینی وزیر و قومی جنرل سکریٹری ڈاکٹر جتیندر اوہاڈ کے حکم پر ان کی اہلیہ و این سی پی لیڈر رتا اوہاڈ کی قیادت میں کیا گیا، جن کے ساتھ شہر کے صدر سہاس دیسائی، کارگزار صدر پرکاش پاٹل، شعبہ خواتین صدر سجاتا گھاگ، یوتھ ونگ صدر وکرم کھامکر، ترجمان رچنا وید اور دیگر ذمہ داران و کارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے۔ احتجاج کے دوران دو پہیہ گاڑیاں الٹ کر مہنگائی کے خلاف انوکھا مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے حکومت کے خلاف سخت نعرے بازی کرتے ہوئے کہا: ”گاڑیاں لے لو..! سائیکلیں دو!“، ”مہنگائی کیوں..! غداروں کی سہولت کے لیے؟“، ”ایم ایل اے کی خریداری کے لیے مہنگائی!“، ”حکومت کے کھاتے میں پٹرول کی دلالی!“، اور ”مہنگائی جادوگرنی بن گئی!“ اس موقع پر ڈاکٹر جتیندر اوہاد نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ”اس ملک کی معیشت زبوں حالی کا شکار ہے، حکومت کی پالیسیوں میں سنجیدگی کا فقدان ہے۔ مہنگائی کم کرنے کے لیے کوئی مؤثر پالیسی نہیں بنائی گئی ہے۔ ملک کے کسان، مزدور اور متوسط طبقہ بدترین حالات سے دوچار ہیں، اور حکومت صرف خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے۔“ شہر کے صدر سہاس دیسائی نے کہا کہ بین الاقوامی سطح پر خام تیل کی قیمتیں کم ترین سطح پر ہیں، اس کے باوجود حکومت پٹرول و ڈیزل کی قیمتیں کم کرنے کے بجائے عوام کی جیبوں پر ڈاکہ ڈال رہی ہے۔ ریاستی ترجمان رچنا ویدیا نے الزام لگایا کہ ”یہ حکومت ’نوٹ فار ووٹ‘ کے اصول پر چل رہی ہے۔ خواتین کے ووٹ خریدے گئے، عوام کو مہنگائی کے دلدل میں دھکیلا جا رہا ہے۔“ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آج کا احتجاج صرف شروعات ہے، آئندہ دنوں میں یہ تحریک مزید شدت اختیار کرے گی اور عوام کے حق میں آواز بلند کی جاتی رہے گی۔ احتجاج میں بڑی تعداد میں پارٹی کارکنان، خواتین، نوجوان اور سینئر لیڈران شامل تھے جن میں مرضیہ پٹھان، پربھا کر سنگھ، سریندر اپادھیائے، کیلاش ہولے، راجو چپلے، مادھوری سونار، پوجا خان، سونالی کدم، ریشما بھانوشالی، لتا تائی کا کا پٹیل، سچیتا پوار، اور اجیت مورے سمیت دیگر شامل تھے۔

بھیونڈی کی مساجد میں وقف ترمیمی بل کے خلاف نماز جمعہ کے دوران سیاہ پٹیاں باندھ کر احتجاج

بھیونڈی:18/اپریل (شارف انصاری):- بھیونڈی میں آل انڈیا پرسنل بورڈ کی ہدایت پر ہزاروں نمازیوں نے آج شہر کی مساجد میں نماز جمعہ کے دوران ہاتھوں پر سیاہ پٹیاں باندھ کر وقف ترمیمی بل کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ نماز جمعہ کے بعد بہت سے لوگوں نے پرامن طریقے سے اپنے غصے کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ بل مسلم کمیونٹی کے مفادات کے خلاف ہے۔ نماز جمعہ کے بعد کلیان روڈ واقع شاستری نگر میں آنند ہوٹل کے قریب واقع عرفات مسجد میں بھی بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوئے اور وقف ترمیمی بل کے خلاف احتجاج کیا۔ عرفات مسجد کے امام مفتی محمد تسلیم قاسمی نے نماز کے بعد نمازیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وقف ترمیمی بل امت مسلمہ کی مذہبی اور سماجی املاک پر حملہ ہے۔ انہوں نے مسلم کمیونٹی سے پرامن احتجاج کرنے کی اپیل کی۔ اس احتجاج کے دوران شہر کی متعدد مساجد میں شہریوں نے اپنا احتجاج بھی درج کرایا۔ مولانا امتیاز احمد فلاحی نے شہر کے نائگاؤں علاقے میں واقع بیت الاسلام مسجد میں وقف ترمیمی بل کو مسلم کمیونٹی کے خلاف قرار دیتے ہوئے جم کر نعرے لگائے۔ اسی طرح گائیتری نگر کے فاطمہ نگر علاقہ کے منصورہ باد میں بھی مولانا ساجد قاسمی کی قیادت میں مسلم نوجوانوں نے ہاتھوں میں پلے کارڈ لے کر نعرے لگاتے ہوئے وقف ترمیمی بل کے خلاف احتجاج کیا۔ اس دوران پولیس انتظامیہ چوکس رہی اور کہیں سے کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔

2025 کی پہلی سہ ماہی میں 172,000 پاکستانیوں نے ملازمتوں کے لیے ملک چھوڑا

اسلام آباد۔18/اپریل ۔ایم این این ۔ بیورو آف امیگریشن کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق، 2025 کی پہلی سہ ماہی میں 000,172 پاکستانیوں نے بیرون ملک ملازمت کی تلاش کی۔ دی نیوز انٹرنیشنل کی رپورٹ میں بتایا گیا کہ کم ازکم 144,172 افراد جنوری سے مارچ تک بیرون ملک ملازمتوں کے اعلیٰ امکانات کی تلاش میں ملک چھوڑ گئے۔ سعودی عرب پاکستانی ورکرز کے لیے سرفہرست مقام تھا، جہاں ملازمت کے متلاشیوں کی سب سے زیادہ تعداد 190,121 تھی۔ اومان دوسرے نمبر پر ہے جہاں 331,8 پاکستانیوں نے ملازمتیں حاصل کیں، جبکہ متحدہ عرب امارات نے 891,6 کو قبول کیا۔ قطر بھی ایک پسندیدہ آپشن کے طور پر ابھرا، جہاں 989,12 پاکستانیوں نے روزگار حاصل کیا، اور بحرین میں 939 پاکستانی کارکنوں کا اضافہ ہوا۔ دی نیوز انٹرنیشنل کی ایک رپورٹ کے مطابق، دیگر اہم مقامات میں برطانیہ (454,1)، ترکی (870)، یونان (815)، ملائیشیا (775)، چین (592)، آذربائیجان (350)، جرمنی (264)، امریکہ (257)، اٹلی (109) اور جاپان (108) شامل ہیں۔ بیرون ملک ملازمتیں حاصل کرنے والوں کے پیشے کی خرابی میں، 139,99 افراد کو عام مزدور کے طور پر درجہ بندی کیا گیا۔ ہنر مند مزدوروں میں، 274,38 ڈرائیور، 859,1 میسن، 130,2 الیکٹریشن، 689,1 باورچی، 474,3 تکنیکی ماہرین اور 058,1 ویلڈر تھے۔ پیشہ ور افراد کی ہجرت بھی کافی تھی، 849 ڈاکٹرز اور 479,1 انجینئرز بیرون ملک مواقع تلاش کر رہے تھے۔ مزید برآں، 390 نرسیں اور 436 اساتذہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر ممالک میں ملازمتیں حاصل کیں۔

مانو میں داخلے، بی ٹیک سیول اور پی ایچ ڈی میڈیکل لیباریٹری ٹیکنالوجی کا آغاز

حیدرآباد، 18 اپریل (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں تعلیمی سال 2025-26 کے لیے داخلوں کے عمل کا آغاز ہوگیا ہے۔ یونیورسٹی کے مرکزی کیمپس حیدرآباد اور دیگر سٹیلائٹ کیمپسوں، کالجز آف ٹیچر ایجوکیشن (سی ٹی ایز) اور پالی ٹیکنکس کے ریگولر پروگرامس میں داخلے کے لیے خواہشمند طلباء آن لائن درخواستیں داخل کر سکتے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ملک کی گیارہ ریاستوں میں اپنے کیمپس رکھتی ہے جس میں 8 مختلف اسکولوں اور 19 شعبوں کے تحت جملہ 120 پروگرامس ڈپلومہ سے لیکر ڈاکٹورل ڈگری کے کورسز موجود ہیں۔ تعلیمی سال 2025-26 کے لیے 31 پی ایچ ڈی، 33 پوسٹ گریجویشن، 19 انڈر گریجویٹ اور 8 پروفیشنل ڈپلوما (ایک تعلیم اور 7 پالی ٹیکنیک) کورسز میں داخلے دیے جا رہے ہیں فی الحال یونیورسٹی کے ریگولر کورسز میں تقریباً 5170 طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جبکہ گذشتہ تعلیمی سال کے دوران 2840 طلبہ نے یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا۔ یونیورسٹی میں 370 ریگولر اساتذہ موجود اس طرح یہاں اساتذہ طلبہ کا تناسب 14:1 ہے۔ نئے تعلیمی سال میں یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی الائیڈ ہیلتھ سائنس (میڈیکل لیباریٹری ٹیکنالوجی)، بی ٹیک (سیول انجینئرنگ)، ایڈوانس ڈپلوما ان پشتو اور خوشخطی، تلگو، ترکی اور اردو میں ڈپلوما کے علاوہ سی ٹی ای، دربھنگہ (بہار) میں ایل ایل ایم کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ مولانا آزاد کے نام سے معنون شہر حیدرآباد کی یہ یونیورسٹی مسلسل ترقی کی جانب گامزن ہے۔ گذشتہ سال شروع کیے گئے کورسز بی اے ایل ایل بی (آنرس)، ایل ایل بی، ایل ایل ایم، پی ایچ ڈی قانون؛ مدرسوں میں زبان کی تدریس میں پی ایچ ڈی شامل ہے، جس میں داخلے کے لیے طلبہ میں کافی جوش وخروش دیکھا گیا۔ امید ہے کہ بہت جلد یونانی کورسز کے علاوہ پبلک- پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت میڈیکل کالج کے آغاز کا بھی منصوبہ ہے۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار کی جانب سے جاری کردہ داخلوں کے اعلامیہ کے بموجب انٹرنس کی بنیاد پر داخلوں کے کورسز میں آن لائن فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ 13 مئی 2025 ہے۔ مزید تفصیلات یونیورسٹی ویب سائٹ www.manuu.edu.in یا فون نمبر 040-23006612 ایکسٹنشن 1801 پر کال کر کے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ای میل admissionsregular@manuu.edu.in پر بھی ای میل کیا جا سکتا ہے۔

ڈھاکہ ایئرپورٹ کے قریب اُس خفیہ جیل کی دریافت کی کہانی جہاں حسینہ واجد کے ناقد 'لاپتہ افراد' کو رکھا جاتا تھا

سمیرا حسین

تفتیش کاروں نے جب عجلت میں تعمیر کی گئی ایک دیوار توڑی تو اس کے پیچھے انھیں ایک خفیہ جیل کا دروازہ نظر آیا۔ اس سے گزر کر ایک تنگ دالان تھا جس کے دائیں بائیں چھوٹے چھوٹے کمرے تھے۔ وہاں گھپ اندھیرا تھا۔ اگر احمد بن قاسم اور دیگر نے اپنی یادداشتوں میں اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو تفتیشی ٹیم کو یہ خفیہ جیل کبھی نہیں ملتی جہاں سے ڈھاکہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ بہت قریب ہے۔ اس جیل میں بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کے ناقدین کو قید کیا جاتا تھا۔ قیدیوں کی آنکھوں پر پٹی بندھی رہتی تھی۔ لیکن انھیں طیاروں کے اترنے کی آواز واضح طور پر یاد تھی۔ ایسی ہی ایک یادداشت نے تفتیش کاروں کو ہوائی اڈے کے قریب ایک فوجی اڈے تک پہنچنے میں مدد کی۔ کمپاؤنڈ کی مرکزی عمارت کے پیچھے، انھیں بغیر کھڑکیوں والی ایک عمارت ملی جہاں قیدیوں کو رکھا گیا تھا۔ گذشتہ سال اگست میں بڑے پیمانے پر ہونے والے مظاہروں کے نتیجے میں وزیر اعظم شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد سے تفتیش کاروں نے قاسم جیسے سینکڑوں متاثرین سے بات کی ہے اور اس طرح کی جیلوں میں قید قیدیوں کو رہا کیا گیا ہے۔ شیخ حسینہ کی حکومت پر بہت سے لوگوں کو ماورائے عدالت قتل کرنے کا الزام بھی ہے۔ تفتیش کاروں کا کہنا ہے کہ ان خفیہ جیلوں کو چلانے والے افراد زیادہ تر انسداد دہشت گردی کی ایلیٹ یونٹ، ریپڈ ایکشن بٹالین (آر اے بی) سے تھے اور وہ براہ راست حسینہ کے حکم پر کام کر رہے تھے۔ بنگلہ دیش کے انٹرنیشنل کرائمز ٹریبونل کے چیف پراسیکیوٹر تاج الاسلام نے بی بی سی کو بتایا: 'متعلقہ افسران نے کہا کہ جبری گمشدگی کے تمام مقدمات خود وزیر اعظم کی منظوری، اجازت یا حکم سے کیے گئے تھے۔' تاہم شیخ حسینہ کی پارٹی عوامی لیگ کا کہنا ہے کہ مبینہ جرائم ان کے علم کے بغیر کیے گئے، اس لیے ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے اور یہ کہ فوجی اسٹیبلشمنٹ اکیلے یہ کام کرتی ہے۔ دوسری جانب فوج نے پارٹی کے ان الزامات کو مسترد کیا ہے۔ سات ماہ بعد اگرچہ قاسم اور دیگر افراد کو رہا کر دیا گیا لیکن وہ اپنے اغوا کاروں سے خوفزدہ رہتے ہیں جو سکیورٹی فورسز میں ابھی بھی کام کر رہے ہیں اور وہ سب ابھی تک آزاد بھی ہیں۔ قاسم کا کہنا ہے کہ وہ کبھی بھی ٹوپی اور ماسک پہنے بغیر گھر سے نہیں نکلتے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'جب میں سفر کر رہا ہوتا ہوں تو مجھے ہمیشہ چوکنا رہنا پڑتا ہے اور پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں کہ کہیں تعاقب تو نہیں کیا جا رہا ہے۔'

بڑے پیمانے پر پہلا منظم جیل نیٹ ورک

قاسم دھیرے دھیرے کنکریٹ کے زینے پر قدم رکھتے ہوئے بی بی سی کو دکھاتے ہیں کہ انھیں کہاں رکھا گیا تھا۔ ایک دھات کے وزنی دروازے کو دھکیلتے ہوئے وہ اپنا سر جھکاتے ہیں اور ایک اور تنگ دروازے سے 'اپنے' کمرے میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ وہ کوٹھری ہے جہاں انھیں آٹھ سال تک قید رکھا گیا تھا۔ وہ بی بی سی کو بتاتے ہیں: 'ایسا لگتا تھا جیسے میں زندہ دفن کر دیا گیا ہوں، باہر کی دنیا سے بالکل کٹ گیا تھا۔' قدرتی روشنی کے لیے وہاں کوئی کھڑکی یا روشن دان نہیں تھے۔ جب وہ اندر تھے تو وہ دن اور رات کے درمیان فرق نہیں بتا سکتے تھے۔ قاسم 40 کی دہائی میں ہیں اور پیشے سے ایک وکیل ہیں۔ اس سے پہلے بھی وہ انٹرویوز دے چکے ہیں لیکن یہ پہلا موقع ہے جب انھوں نے اس چھوٹے سے سیل کے اندر سے تفصیلی گفتگو کی جہاں انھیں رکھا گیا تھا۔ یہ اتنا چھوٹا اور بدبودار کمرہ ہے کہ ایک اوسط جسم کا شخص سیدھا کھڑا بھی نہ ہو پائے۔ کچھ دیواریں ٹوٹی ہوئی تھیں اور اینٹوں اور کنکریٹ کے ٹکڑے زمین پر بکھرے ہوئے تھے۔ یہ جرائم کے شواہد کو ختم کرنے کی آخری کوشش لگتی تھی۔ پراسیکیوٹر اسلام بھی جیل کے دورے پر بی بی سی کے ساتھ تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'یہ ایک حراستی مرکز ہے۔ ہم نے پایا ہے کہ ملک بھر میں 500، 600، 700 سے زیادہ سیل موجود ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وسیع پیمانے پر اور منظم تھا۔' قاسم کو اپنے سیل کی دھندلی نیلی ٹائلیں بھی واضح طور پر یاد ہیں، جو اب فرش پر ٹکڑوں کی شکل میں پڑی ہیں۔ قاسم کمرے میں ٹہلتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ انھوں نے قید میں وقت کیسے گزارا۔ وہ بتاتے ہیں کہ موسم گرما میں یہ ناقابل برداشت حد تک گرم تھا۔ وہ فرش پر جھک جاتے اور ہوا کے لیے اپنا چہرہ دروازے کے نچلے حصے کے جتنا قریب رکھ سکتے تھے رکھتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ان کے لیے 'موت سے بھی بدتر احساس' تھا۔ یہاں آنا ان کے لیے مشکل تھا لیکن قاسم کا خیال ہے کہ دنیا کو یہ دکھانا ضروری ہے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ 'اعلیٰ حکام اور اعلیٰ افسران جنھوں نے فاشسٹ حکومت کی مدد کی اور ان کے ساتھ تعاون کیا وہ اب بھی اپنی پوزیشن پر ہیں۔' پچھلی رپورٹس میں کہا گیا تھا کہ انھیں ایک بدنام زمانہ حراستی مرکز کے اندر رکھا گیا تھا، جسے 'آئینہ گھر' کہا جاتا ہے اور یہ ڈھاکہ میں مرکزی انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر کے اندر تھا۔ لیکن اب تفتیش کاروں کا خیال ہے کہ ایسی کئی جگہیں تھیں۔ قاسم نے بی بی سی کو بتایا کہ انھوں نے پہلے 16 دنوں کے علاوہ اپنی تمام حراست آر اے بی کے بیس پر گزاری۔ ان کا خیال ہے کہ انھیں ان کے خاندان کی سیاست کی وجہ سے غائب کیا گیا تھا۔ سنہ 2016 میں وہ اپنے والد کی نمائندگی کر رہے تھے، جو ملک کی سب سے بڑی مذہبی جماعت جماعت اسلامی کے ایک سینئر رکن تھے۔ ان پر مقدمہ چلایا گیا اور انھیں پھانسی دے دی گئی۔

'میں نے سوچا میں یہاں سے کبھی بھی نہیں نکل پاؤں گا'

بی بی سی سے بات کرنے والے پانچ اور افراد کے مطابق ان کی آنکھوں پر پٹی باندھی گئی اور ہتھکڑیاں لگائی گئیں، انھیں کنکریٹ کے اندھیرے سیلز میں رکھا گیا جہاں بیرونی دنیا تک رسائی نہیں تھی۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ انھیں تشدد کا نشانہ بھی بنایا گیا۔ اگرچہ بی بی سی آزادانہ طور پر ان کی تصدیق نہیں کر سکا، لیکن تقریباً سبھی کا کہنا ہے کہ وہ اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ ایک دن، وہ سڑک پر یا بس میں کسی ایسے شخص سے ٹکرا سکتے ہیں جو انھیں قید کرنے والوں میں شامل تھا۔ 35 سالہ عتیق الرحمان کہتے ہیں کہ 'اب، جب بھی میں گاڑی میں بیٹھتا ہوں یا گھر پر اکیلا ہوتا ہوں، تو مجھے یہ سوچ کر ڈر لگتا ہے کہ میں کہاں ہوں۔' وہ کہتے ہیں کہ 'میں حیران ہوں کہ میں کیسے زندہ رہا، کیا مجھے واقعی زندہ رہنا چاہیے تھا۔' ان کا کہنا ہے کہ ان کی ناک ٹوٹ گئی تھی اور ان کا ہاتھ اب بھی تکلیف میں ہے۔ 'انھوں نے مجھے ہتھکڑیاں لگا دیں اور مجھے بہت مارا پیٹا۔' عتیق کا کہنا ہے کہ گذشتہ جولائی میں جب حکومت مخالف مظاہرے جاری تھے تو ڈھاکہ کے پرانے شہر میں ایک مسجد کے باہر لوگوں کے ایک گروپ نے ان سے رابطہ کیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں سے ہیں۔ اگلے ہی منٹ انھیں ایک گاڑی میں لے جایا گیا، ہتھکڑیاں لگائی گئیں اور آنکھوں پر پٹی باندھی گئی۔ چالیس منٹ بعد انھیں گاڑی سے باہر نکالا گیا، ایک عمارت میں لے جایا گیا اور ایک کمرے میں ڈال دیا گیا۔ وہ بتاتے ہیں کہ 'تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد، لوگ ایک ایک کر کے اندر آنے لگے اور سوال پوچھنے لگے۔ کون ہو تم؟ تم کیا کرتے ہو؟' اس کے بعد مار پیٹ شروع ہو گئی۔ 'مجھے لگا کہ میں کبھی باہر نہیں نکلوں گا۔' وہ اب اپنی بہن اور اس کے شوہر کے ساتھ رہتے ہیں۔ ڈھاکہ میں اپنے فلیٹ میں کھانے کی کرسی پر بیٹھے ہوئے وہ قید میں گزارے گئے ہفتوں کو تفصیل سے بیان کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ان کی حراست سیاسی محرکات پر مبنی تھی کیونکہ وہ حریف بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے ایک سٹوڈنٹ لیڈر تھے، جس کے ان کے والد ایک سینئر رکن تھے۔ ان کے بھائی، جو بیرون ملک رہتے تھے، اکثر سوشل میڈیا پر حسینہ واجد پر تنقیدی پوسٹس لکھتے تھے۔ عتیق کا کہنا ہے کہ یہ جاننے کا کوئی طریقہ نہیں تھا کہ انھیں کہاں رکھا گیا تھا۔ لیکن اس سال کے اوائل میں عبوری رہنما محمد یونس کو تین حراستی مراکز کا دورہ کرتے ہوئے دیکھنے کے بعد انھیں لگتا ہے کہ انھیں ڈھاکہ کے اگرگاؤں نامی ضلع میں رکھا گیا تھا۔

'مجھے کہا گیا کہ مجھے مٹا دیا جائے گا'

تفتیش کاروں، مخالفین اور قیدیوں کا کہنا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ شیخ حسینہ اپنے مخالفین کو بالکل برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ 'ان کے خلاف بولنے کا مطلب ہے کہ آپ غائب کر دیے جائیں گے۔' ایک بنگلہ دیشی این جی او، جس نے سنہ 2009 سے اب تک جبری طور پر لاپتہ ہونے والے افراد کے کوائف اکھٹے کیے ہیں، نے کم از کم 709 افراد کا ڈیٹا اکھٹا کیا۔ ان میں سے 155 افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ قاسم جیسے لوگوں سے بات کرنے کے ذریعے ہی تاج الاسلام شیخ حسینہ سمیت حراستی مراکز کے ذمہ داروں کے خلاف مقدمہ بنانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ محمد علی عرفات، عوامی لیگ کے ترجمان ہیں۔ وہ الزامات کی تردید کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ 'اگر لوگوں کو زبردستی غائب کیا گیا ہے، یہ حسینہ واجد کی ہدایات پر نہیں کیا گیا، اور نہ ہی ان کی کابینہ میں سے کسی کی طرف سے کیا گیا۔' عرفات کا کہنا ہے کہ اگر اس قسم کے عقوبت خانے موجود تھے تو یہ فوج کی داخلی محرکات کا نتیجہ ہیں۔ 'میں نے اس میں عوامی لیگ کے لیے کوئی سیاسی فوائد نہیں دیکھے یا پھر حکومت کے لیے اس میں کوئی فائدہ تھا کہ وہ لوگوں کو خفیہ جیلوں میں رکھے۔' دوسری جانب فوج کے ترجمان نے کہا کہ 'جو کچھ کہا جا رہا ہے اس کے بارے میں فوج کو کچھ معلوم نہیں۔' لیفٹیننٹ کرنل عبداللہ ابن زیاد نے بی بی سی کو بتایا کہ فوج واضح طور پر اس بات سے انکار کرتی ہے کہ وہ اس قسم کے قید خانے چلا رہی ہے۔ تاج الاسلام کا خیال ہے کہ ان جیلوں میں قید لوگ عوامی لیگ کے ملوث ہونے کا ثبوت ہیں۔ 'یہاں پر قید تمام لوگوں کا تعلق مختلف سیاسی جماعتوں سے ہے جنھوں نے فقط اس وقت کی حکومت کے خلاف آواز اٹھائی تھی اور اسی وجہ سے انھیں یہاں لایا گیا تھا۔' 71 سالہ اقبال چوہدری جیسے متاثرین یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی زندگیاں اب بھی خطرے میں ہیں۔ اقبال چوہدری بنگلہ دیش سے چلے جانا چاہتے ہیں۔ سنہ 2019 میں جب انھیں رہا کر دیا گیا تو کئی سال تک وہ اپنے گھر سے نہیں نکلے، حتیٰ کہ قریبی مارکیٹ تک نہیں جاتے تھے۔ ان کو قید کرنے والوں نے انھیں خبردار کیا تھا کہ 'تم کبھی بھی بات مت کرنا۔' وہ کہتے ہیں کہ مجھے کہا گیا کہ 'اگر تم نے کبھی بھی بتایا کہ تم کہاں تھے یا کیا ہوا تھا، اور اگر تمھیں دوبارہ اٹھایا گیا تو تمھیں کبھی بھی کوئی بھی دیکھ نہیں پائے گا۔ تم اس دنیا سے غائب ہو جاؤ گے۔' اقبال چوہدری کہتے ہیں کہ انھیں اس لیے تشدد کا نشانہ بنایا گیا کیونکہ ان پر الزام تھا کہ وہ انڈیا اور عوامی لیگ کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے تھے۔ وہ بتاتے ہیں کہ انھیں بجلی کے جھٹکے لگائے گئے اور انھیں زدوکوب کیا گیا۔ 'میری ایک انگلی بھی الیکٹرک شاک کی وجہ سے بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے۔ میری ٹانگ کی طاقت ختم ہو گئی۔ میں اپنی جسمانی طاقت کھو چکا ہوں۔' اقبال کا کہنا ہے کہ 'مجھے اب بھی ڈر لگتا ہے۔' 'میری موت تک یہ خوف برقرار رہے گا' 23 سالہ رحمت اللہ بھی خوفزدہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں 'انھوں نے میری نصف زندگی چھین لی۔ وہ وقت کبھی بھی نہیں لوٹ پائے گا۔' 'انھوں نے میرے لیے ایسی جگہ بنائی جہاں کسی انسان کو نہیں ہونا چاہیے۔' 29 اگست 2023 کو انھیں آر اے بی کے افسران نے رات گئے ان کے گھر سے اٹھایا۔ ان میں سے کچھ یونیفارم میں تھے جبکہ کچھ نے سادہ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ رحمت اللہ ساتھ والے گاؤں میں باورچی تھے اور ساتھ ہی الیکٹریشن بننے کی ٹریننگ لے رہے تھے۔ بارہا تفتیش کے بعد رحمت اللہ کو پتہ چلا کہ انھیں اس لیے اٹھایا گیا ہے کیونکہ انھوں نے سوشل میڈیا پر انڈیا مخالف اور اسلامی پوسٹس لگائی تھیں۔ ایک قلم اور پیپر کی مدد سے انھوں نے اس سیل اور اس جگہ کا خاکہ بنایا۔ وہ بتاتے ہیں کہ ڈھاکہ میں موجود اس جگہ کا تصور ہی انھیں خوف میں مبتلا کر دیتا ہے۔ 'وہاں لیٹنے کے لیے جگہ نہیں تھی۔ مجھے اپنے جسم کو سمیٹ کر لیٹنا پڑتا تھا۔ میں لیٹے لیٹے اپنی ٹانگیں سیدھی نہیں کر سکتا تھا۔'

ناریل میں پانی کیسے بھرتا ہے؟ جانیے قدرت کے اس معجزے کا راز

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ ناریل میں پانی کہاں سے آتا ہے؟ یہ میٹھا ٹھنڈا پانی درخت پر لگے ناریل کے اندر کیسے آیا؟ تازہ ناریل پانی میں ایسے غذائی اجزا ہوتے ہیں جو نہ صرف پیاس بجھاتے ہیں بلکہ گرمیوں میں فوری توانائی بھی فراہم کرتے ہیں۔ تازہ ناریل سبز رنگ کے ہوتے ہیں اور اس میں بہت زیادہ پانی ہوتا ہے۔ جبکہ پکا ہوا ناریل جو کہ بھورا ہو جاتا ہے اس میں پانی کم ہوتا ہے اور زیادہ چکنائی ہوتی ہے۔

ناریل کی ساخت کیسے بنتی ہے؟

ناریل کے درخت کو 'زندگی کا درخت' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ناریل کے درخت کا ہر حصہ کسی نہ کسی طرح سے فائدہ مند سمجھا جاتا ہے۔ ناریل کے درخت عام طور پر گرم علاقوں اور دنیا بھر کے ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم یہ سمجھ سکیں کہ ناریل کے چھلکے کے اندر پانی کیسے بنتا ہے، ہمیں اس کی ساخت کو جاننے کی ضرورت ہے۔ سیپ ووڈ (درخت کے تنے یا شاخ کا بیرونی حصہ) میں تین پرتیں ہوتی ہیں جنھیں ایکسوکارپ، میوکارپ، اور اینڈوکارپ کہتے ہیں۔ ایکسوکارپ پھل کی بیرونی تہہ ہے۔ یہ سبز اور نرم ہوتی ہے۔ سبز تہہ کے نیچے موجود ریشے دار حصے کو میسوکارپ کہتے ہیں۔ اینڈوکارپ اندرونی تہہ ہے۔ اینڈوکارپ اندر سے سفید گودے کی حفاظت کرتا ہے۔ اینڈوکارپ کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک گودا ہوتا ہے جسے اینڈوسپرم کہتے ہیں۔ یہ گودا، جو تازہ ناریل میں نرم اور جیلی جیسا ہوتا ہے، ناریل کے پکنے کے ساتھ ساتھ سخت ہو جاتا ہے۔

ناریل میں پانی اندر کیسے آتا ہے؟

یو ایس نیشنل سینٹر فار بائیوٹیکنالوجی انفارمیشن کی ایک تحقیق کے مطابق ناریل میں موجود پانی فلٹر شدہ مائع ہے۔ مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ پانی درخت کے عروقی نظام (وہ نظام جو پانی اور غذائی اجزاء کو منتقل کرتا ہے) کے ذریعے جڑوں سے ناریل تک جاتا ہے۔ خاص طور پر، درختوں میں زائلم نسیں پانی کی نقل و حمل میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ ایک تحقیق میں ناریل کے چھلکے کے اندر پانی بننے کے عمل کی وضاحت کی گئی۔ ناریل کے درخت کی جڑیں زمین سے اندر تقریباً ایک سے پانچ میٹر کی گہرائی تک پھیلی ہوتی ہیں۔ یہ جڑیں اردگرد کی مٹی سے غذائی اجزاء پر مشتمل زیر زمین پانی جذب کرتی ہیں۔ یہ پانی پھر اس کے تنے سے اوپر کی طرف سفر کرتا ہے اور آخر کار ناریل تک پہنچ جاتا ہے۔ ناریل کی اینڈوکارپ ساخت اس پانی کو ذخیرہ کرتی ہے۔ غذائیت سے بھرپور یہ پانی پکنے پر سفید کوکون (ناریل) بناتا ہے۔ ناریل کا پانی قدرتی طور پر درخت میں پیدا ہوتا ہے۔

ناریل کے پانی کو میٹھا پانی کیوں کہا جاتا ہے؟

باقی پانچ فیصد پانی میں ایسے غذائی اجزا ہوتے ہیں جو جسم کے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں۔ سوڈیم، پوٹاشیم، اور میگنیشیم اور کیلشیم جیسے معدنیات پر مشتمل یہ پانی اعصاب اور پٹھوں کے لیے فائدہ مند ہیں۔ پروٹین، جیسے امینو ایسڈ اور انزائم، ہاضمے میں مدد کرتے ہیں۔ فریکٹوز اور گلوکوز پانی کو میٹھا ذائقہ دیتے ہیں۔ اس میں وٹامن سی اور بی وٹامنز بھی ہوتے ہیں۔

ناریل کے چھلکے میں کتنا پانی ہوتا ہے؟

ناریل کے پانی کا معیار اور مقدار بہت سے عوامل پر منحصر ہے۔ سب سے اہم چیز ناریل کی عمر ہے۔ ایک تازہ ناریل پانی سے بھرا ہوا ہے۔ ایک ناریل جو چھ سے آٹھ ماہ پرانا ہوتا ہے اسے تازہ ناریل سمجھا جاتا ہے۔ ان میں 300 ملی لیٹر سے ایک لیٹر تک پانی ہوتا ہے۔ جس ناریل کی عمر 12 ماہ یا اس سے زیادہ ہے ان میں پانی کم ہوتا ہے۔ اینڈوسپرم کی وجہ سے ان میں پانی کم ہوتا ہے کیونکہ یہ جذب کرتا ہے۔ بارش بھی اس میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ زیادہ بارش کا مطلب ہے کہ ناریل تک زیادہ پانی پہنچتا ہے۔ جب ناریل کے درخت خشک علاقوں میں اگتے ہیں تو ناریل تک کم پانی پہنچتا ہے جس کے نتیجے میں اس کے اندر پانی کم پیدا ہوتا ہے۔ اگر مٹی معدنیات سے مالا مال نہیں ہے یا جڑوں سے پھلوں تک غذائی اجزا نہیں لے سکتی ہے تو پانی کا معیار بہت اچھا نہیں ہوگا۔ بیمار درخت چھوٹے پھل دیتے ہیں اور ان میں پانی کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ مٹی کی جانچ اور قدرتی کھادوں کے استعمال جیسے پائیدار کاشتکاری کے طریقوں پر عمل کرنے سے، ناریل کے درختوں میں غذائی اجزاء کو محفوظ کیا جا سکتا ہے، جس کے نتیجے میں معیاری میٹھا پانی پیدا ہوتا ہے۔

منسوخ شدہ امراوتی-تروپتی-امراوتی ایکسپریس بحال کردی گئی، راستہ تبدیل کر کے چلے گی

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) گنٹاکل ڈویژن کے دھرموورم اسٹیشن پر یارڈ کی تبدیلی کے کام کے لیے لائن بلاک لیا گیا ہے، جس کی وجہ سے کچھ ٹرینیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔دفتر نے 16.04.2025 کو جاری کردہ پریس نوٹ نمبر 743 کے مطابق اعلان کیا تھا کہ امراوتی-تروپتی-امراوتی ایکسپریس 05، 08، 12 اور 15 مئی کو اور 06، 10، 13 اور 17 مئی 2025 کو منسوخ رہے گی۔اب اس فیصلے میں ترمیم کی گئی ہے۔
نئے فیصلے کے مطابق یہ منسوخ شدہ ٹرین بحال کر دی گئی ہے۔امراوتی-تروپتی-امراوتی ایکسپریس مقررہ وقت کے مطابق تبدیل شدہ راستے سے چلے گی۔ براہ کرم تاریخ میں ہونے والی تبدیلی کو نوٹ کریں۔
تبدیل شدہ راستے پر چلنے والی ٹرینیں: ٹرین نمبر 12766 امراوتی-تروپتی ایکسپریس 08، 12 اور 15 مئی 2025 کو دھونی جنکشن، گتی، رینوگنٹھا اور تروپتی کے راستے چلے گی۔ یہ ٹرین اننت پورم، دھرموورم، کادری، مانڈنپلی روڈ، پلر اور پکالا اسٹیشن پر نہیں رکے گی۔
ٹرین نمبر 12765 تروپتی-امراوتی ایکسپریس 06، 10، 13 اور 17 مئی 2025 کو تروپتی، رینوگنٹھا، گتی اور دھونی جنکشن کے راستے چلے گی۔ یہ ٹرین پکالا، پلر، مانڈنپلی روڈ، کادری، دھرموورم اور اننت پورم اسٹیشن پر نہیں رکے گی۔

خطیب وامام تاج المساجد حضرت مولانا جعفر سجدہ میں انتقال فرمائے گئے

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) خطیب وامام تاج المساجد خسرونگر دیگلورناکہ ناندیڑ حضرت مولانا جعفر صاحب قبلہ آج بروز جمعہ کو عشاء کی نماز پڑھاتے ہوئے سجدہ میں اپنے مالک حقیقی سے جاملے ۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔آمین۔

بین الاقوامی خلائی مشن میں بھارتی خلاباز کی روانگی طے

نئی دہلی، 18 اپریل۔ایم این این۔ بھارت اپنے خلائی سفر کا ایک تاریخی باب رقم کرنے کے دہانے پر ہے، کیوں کہ ا? ئندہ ماہ ایک بین الاقوامی خلائی مشن روانہ کیا جائے گا، جس میں ایک بھارتی خلاباز شامل ہوگا۔اس اعلان کا انکشاف اُس اعلیٰ سطحی اجلاس کے بعد کیا گیا، جس میں ا? ئندہ مہینوں میں بھارتی خلائی تحقیقاتی ادارہ (اسرو(کے بڑے منصوبوں کا جائزہ لیا گیا۔سائنس وٹیکنالوجی؛ ارضیاتی علوم کے مرکزی وزیرِ مملکت (ا? زادانہ چارج)، وزیرِ اعظم کے دفتر، ایٹمی توانائی، محکمہ خلاء ؛ عملہ، عوامی شکایات اور پنشن کے وزیرِ مملکت، ڈاکٹر جتندر سنگھ نے کہا کہ یہ مشن نہ صرف پہلا موقع ہوگا جب کوئی بھارتی خلاباز، بین الاقوامی خلائی اسٹیشن (ا? ئی ایس ایس) کا دورہ کرے گا، بلکہ یہ چالیس سال سے زائد کے بعد پہلا موقع ہوگا جب کوئی بھارتی خلاباز خلا میں جائے گا۔اس سے قبل، 1984 میں راکیش شرما نے سوویت یونین کے سویوز اسپیس کرافٹ کے ذریعے خلائی پرواز کی تھی، جو ایک تاریخی سنگ میل تھا۔یہ اعلان بھارت کے خلائی شعبے میں بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے درمیان سامنے آیا ہے، جہاں آنے والے مہینوں میں متعدد پرعزم مشنز کی تیاری جاری ہے۔محکمہ خلاء کے سکریٹری اور اسرو کے چیئرمین ڈاکٹر وی۔ نارائن نے مختلف آنے والے خلائی مشنز کی صورتحال پر تفصیلی پریزنٹیشن پیش کی۔

پربھنی میں 20/اپریل کو ڈاکٹر عبدالمجیب کی تصنیف

”امام الدین یقینؔ کا پربھنی کی صحافت واُردو ادب میں مقام“ کا اجراء

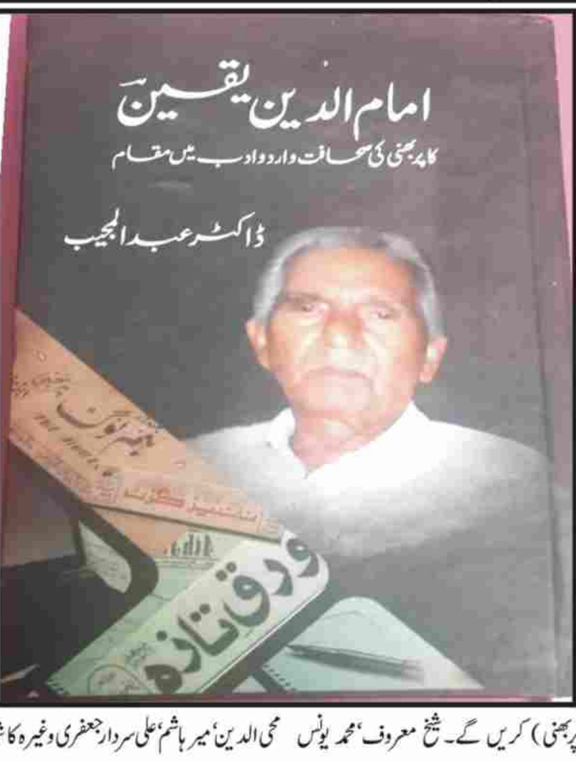

پربھنی:18/اپریل (نامہ نگار) بروز اتوار 20 اپریل 2025 صبح ساڑھے دس بجے ڈاکٹر عبدالمجیب عبدالحمید مددگار مدرس کی تصنیف ”امام الدین یقینؔ کا پربھنی کی صحافت و اُردو ادب میں مقام“ کا اجراء بدست جناب محمد تقی مدیرِاعلیٰ روزنامہ ”ورق تازہ“ ناندیڑ و پربھنی تزک و احتشام کے ساتھ عمل میں آرہا ہے۔ اس تقریب رسم اجراء کی صدارت جناب محمد غوث (سابقہ پرنسپل ڈاکٹر ذاکر حسین جونیئر کالج پربھنی) کررہے ہیں جبکہ مہمانان خصوصی ڈاکٹر عبدالرشید صدیقی' جناب اقبال مجید اللہ' ڈاکٹر انور علی شاہ' جناب غلام محمد میٹھو' جناب الطاف ثانی (ناندیڑ)' جناب لیاقت علی' جناب محمد عبدالحفیظ امام الدین یقین' جناب شفیع احمد شفیع ہیں۔ ویلفر اسوسیشن فار ریسرجنس آف مائنرٹیز نئی دہلی' سنٹر فار ایجوکیشنل لرننگ اینڈ انٹگریشن پربھنی اور انڈین اسکول آف لرننگ اینڈ انٹگریشن پربھنی کے زیراہتمام منعقد ہو رہے اس پروگرام کی نظامت سینئر صحافی وادیب محمد ضیاء الدین (ایڈیٹر ریجنل نیوز پربھنی) کریں گے۔ شیخ معروف' محمد یونس انصاری' محمد ناصر خان نے اہل ذوق عوام الناس سے برائٹ اسٹار انگلش اسکول' ڈاکٹر علامہ اقبال نگر پربھنی میں ہو رہے۔ اس پروگرام میں شرکت کی گزارش کی ہے۔ مرحوم امام الدین یقینؔ پربھنی کی ایک نابغہ روزگار' علمی' ادبی' سیاسی اور سماجی شخصیت تھیں۔وہ اپنے دور کے نامور شاعر' صحافی' ٹریڈ یونینسٹ' سیاسی رہنما' سوشل ریفارمر تھے۔وہ پربھنی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ اور روزنامہ اردو اخبار ”ورق تازہ“ کی ادارت سے آخر تک وابستہ رہے۔ اس سے پہلے پربھنی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ اخبار ”ہم لوگ“ انہی کی ادارت میں شائع ہوا کرتا تھا۔انہوں نے پربھنی میں کئی کامیاب آل انڈیا مشاعرے اور اردو کانفرنس منعقد کروائے۔ امام الدین یقینؔ اپنی آخری سانس تک ترقی پسند تحریک سے جڑے ہوئے رہے۔ان کے ہمعصر شعراء میں کیفی اعظمی' مجروح سلطان پوری' مخدوم محی الدین' میر ہاشم' علی سردار جعفری وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔

دیہاتوں میں پانی تقسیم اداروں سے آبی وسائل کے محکمے کی دیہات کے دورے پر بات چیت

ناندیڑ:18 اپریل: آبی وسائل کے محکمے کے ذریعے پانی کی انتظامیہ پندرواڑہ کے تحت، 18 اپریل کو دیہاتوں میں جہاں پانی تقسیم پالیسیوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کا اقدام آج مکمل ضلع میں انجام دیا گیا۔مہاراشٹر حکومت آبی وسائل محکمہ، ناندیڑ

کے ادارے موجود ہیں، ان مقامات پر اندرونی اجلاس منعقد کر کے ممبران کو پانی تقسیم ادارے کی اہمیت اور پانی سے متعلقہ نئی پٹ بندھارے منڈل کے سپرنٹنڈنٹ انجینئر اے۔آ۔ دابھاڑے، والد انجینئر اور والد انجینئر ضلع ناندیڑ کی رہنمائی کے تحت پانی انتظامیہ پندرواڑہ - 2025 کے موقع پر جاری مختلف پروگرام کے انعقاد کے پندرواڑہ کے تحت 18 اپریل جمعہ کو " کسان اور پانی تقسیم ادارہ بات چیت " کے عنوان سے ناندیڑ پٹ بندھارے منڈل کے تحت تمام دفاتر میں پروگرام منعقد ہوئے۔ پٹ بندھارے محکمہ ناندیڑ کے تحت نائگاؤں، بھوکر اور کنوٹ میں دفاتر اور دیگر مقامات پر کسان بات چیت اجلاس منعقد ہوئے۔ اس موقع پر پانی تقسیم ادارے اور کسانوں کی مختلف شکایات کا حل کیا گیا، نیز دوران روانی کے مسائل پر گفتگو کی گئی جہاں افسران وعملہ موجود تھے۔پانی تقسیم ادارے کی فعالیت کسانوں اور انتظامیہ دونوں اداروں کو مضبوط کرنے والی ہے، اس لئے ان اداروں کی اعلیٰ ترقی اور مقصد کے مکمل کام پر توجہ دینے کی اپیل اس موقع پر شریک افسران نے کی۔

امبیڈکر جینتی کے موقع پر لوگوں میں پینے کے پانی تقسیم

ناندیڑ: (راست) بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر جینتی کے موقع پر ہر سال کی طرح اس سال بھی ناندیڑ کی نئی آبادی مسجد کے قریب ہیومن رائٹس اینڈ پیس آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر نعیم خان کی طرف سے پانی کی تقسیم کا اہتمام کیا گیا۔اس موقع پر مہاراشٹر کے صدر محمد سرفراز احمد، مہاراشٹر یوتھ انچارج ڈاکٹر ذیشان، نہال خان، دانش عمان خان، شیخ نعمان، تنظیم کے مہاراشٹر کے قانونی مشیر ایڈوکیٹ پریتی ہنکر نے امبیڈکر جینتی میں شریک لوگوں میں پانی کی تقسیم کا بہترین کام کیا۔ہیومن رائٹس اینڈ پیس آرگنائزیشن کی طرف سے پانی کی تقسیم کی خاص بات یہ تھی کہ دھوپ کی شدید گرمی میں تنظیم کے مہاراشٹر کے نائب صدر اور ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر سبھاش سوریاتل نے پانی تقسیم کرنے کا بہترین کام کیا۔ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر سبھاش سوریتال نے سماجی کاموں کے لیے نعیم خان کی انسانی حقوق اور امن تنظیم کا انتخاب کیا۔ڈائریکٹر نعیم خان نے کہا کہ مختلف مذہبی تہواروں میں شہریوں کی خدمت کرنا ہماری ہندوستانی ثقافت اور روایت کا حصہ ہے۔ عظیم انسانوں نے بھی دنیا کو محبت اور خدمت کا پیغام دیا ہے۔ایک دوسرے کی مدد کرنا انسانیت ہے۔ ایک اچھی قوم اور معاشرے کی تعمیر کے لیے آیئے ہم سب خدمت کے جذبے کے ساتھ آگے آئیں تاکہ تمام مذہبی حلقوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت اور بھائی چارہ ہمیشہ قائم رہے۔اسی طرح ناندیڑ کے اسٹیشن روڈ پر ناندیڑ ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کی طرف سے مقرر کردہ امن کمیٹی کے اراکین اور مسجد یونس کے صدر، مشہور سماجی کارکن ایڈوکیٹ محمد قاسم وسیم بابو سیٹھ، ایڈوکیٹ محمد آواز، جو مختلف تنظیموں میں کام کرتے ہیں، کے ذریعہ پانی کی تقسیم کا اہتمام کیا گیا۔ یہاں، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر جینتی میں شریک ہزاروں لوگوں میں پانی تقسیم کرنے کا ایک بہترین کام کیا گیا۔دوسری جانب شہر کی مشہور سماجی تنظیم پیپی کلب کے صدر محمد شعیب نے حبیب ٹاکیز روڈ پر ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر جینتی میں شریک لوگوں میں پانی کی تقسیم کا اہتمام کر کے بہترین سماجی کام کیا اور بھیم جینتی میں شریک لوگوں کے دل جیت لیے۔

داودی بوہرہ برادری نے وقف (ترمیمی) ایکٹ لانے کے لیے وزیراعظم مودی کا شکریہ ادا کیا

نئی دہلی۔?18 اپریل۔ایم این این۔داودی بوہرہ برادری کے ایک وفد نے جمعرات (17 اپریل 2025) کو وقف (ترمیمی) ایکٹ کے نفاذ پر وزیراعظم نریندر مودی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ ان کا دیرینہ مطالبہ تھا۔کاروباری رہنماو?ں، پیشہ ور افراد، ڈاکٹروں، ماہرین تعلیم اور مختلف ممتاز نمائندوں پر مشتمل وفد نے مسٹر مودی سے ان کی سرکاری رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ کمیونٹی کے ساتھ اپنے مضبوط تعلق کو یاد کرتے ہوئے، وزیراعظم نے ان سالوں کے کام کے بارے میں بات کی جو ایکٹ کو بنانے کے پیچھے چلے گئے۔ممبئی میں کمیونٹی کے ایک ترجمان نے میٹنگ کی تصدیق کی اور کہا کہ یہ بات چیت مختلف موضوعات پر ہوئی، بشمول وقف اور کمیونٹی میں سماجی بہبود کے منصوبے۔میٹنگ کے بعد وزیراعظم مودی نے ایکس پر ایک پیغام جاری کیا جس میں کہا گیا؟ داو؟ دی بوہرہ کمیونٹی کے اراکین کے ساتھ شاندار ملاقات ہوئی! ہم نے بات چیت کے دوران وسیع مسائل کے بارے میں بات کی۔

مراٹھی شناخت مٹانے کی سازش، ہندی تھوپنے کا فیصلہ واپس لیا جائے: سپکال

چھترپتی شیواجی مہاراج کے ہندوی سوراجیہ کی زبان کو مٹانے کی بی جے پی کی سازش

ممبئی: مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے حکومت کے اس فیصلے کی شدید مخالفت کی ہے جس کے تحت پہلی جماعت سے ہندی زبان کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مراٹھی زبان مہاراشٹر کی شناخت اور ثقافت کا ستون ہے اور بی جے پی کی حکومت اسی پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔تِلک بھون میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ریاستی کانگریس کے صدر نے کہا کہ ایک طرف حکومت مراٹھی کو 'کلاسیکی زبان' کا درجہ دیتی ہے اور دوسری طرف اسے روزمرہ کے استعمال سے دور کرنا چاہتی ہے، جو اس کی دوغلی پالیسی کو ظاہر کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ زبان محض رابطے کا ذریعہ نہیں بلکہ تہذیب اور ثقافت کی بنیاد بھی ہے۔ بیک وقت تین زبانوں کو لازمی قرار دینے سے طلباءؑ دیگر مضامین پر توجہ نہیں دے سکیں گے اور بنیادی تعلیم سے محروم رہ جائیں گے۔سپکال نے کہا کہ علاقائی زبانوں کا احترام کیا جانا چاہیے، اور دوسری زبانوں کا بھی ادب واحترام اپنی جگہ، لیکن بی جے پی کا مقصد صاف ہے کہ وہ علاقائی زبانوں اور ثقافت کو ختم کر کے 'ہندو، ہندی اور ہندو راشٹر' کا ایجنڈا نافذ کرنا چاہتی ہے، جس کی کانگریس پارٹی سختی سے مخالفت کرتی ہے۔اس فیصلے سے دیگر زبانیں پڑھانے والے اساتذہ کی ملازمتیں بھی خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر جنوبی ہند میں ہندی کے خلاف شدید مخالفت ہوتی ہے تو مہاراشٹر میں یہ زبردستی کیوں؟ کیا یہ زبان تھوپنے کا عمل ملک کو تقسیم کرنے کی کوشش نہیں؟ کیا مراٹھی بولنے والے ہندو نہیں؟ سپکال نے الزام لگایا کہ بی جے پی اسی زبان کو مٹانے نکلی ہے جو چھترپتی شیواجی مہاراج کے ہندوی سوراج کی زبان تھی۔ بیڑ ضلع میں سرپنچ سنتوش دیشمکھ کے بہیمانہ قتل اور علاقے میں سرگرم 'آکا گینگ' و 'کھوکے گینگ' جیسے مجرمانہ گروہوں کا ذکر کرتے ہوئے سپکال نے کہا کہ ظلم وستم کا سلسلہ رکا نہیں ہے۔امباجوگائی میں ایک نوجوان خاتون وکیل کو، جو سیشن کورٹ میں وکالت کرتی ہیں، محض آواز کی آلودگی کے خلاف شکایت کرنے پر، دیہی سرپنچ اور اس کے کارکنان نے کھیت میں لے جا کر تشدد کا نشانہ بنایا۔لاٹھیوں اور لوہے کی پائپوں سے کیے گئے حملے میں وہ بیہوش ہوگئیں، لیکن انہیں ایک ہی رات میں اسپتال سے چھٹی دے دی گئی۔ سپکال نے اس واقعے کو نہایت ہی ظالمانہ اور قابل مذمت قرار دیا۔انہوں نے سوال کیا کہ جب ایک خاتون وکیل کو تحفظ حاصل نہیں، تو عام خواتین کا کیا ہوگا؟ سپکال نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اگر اس میں ذرا سی بھی شرم باقی ہے تو فوری طور پر ایف آئی آر درج کر کے ملزمان کو گرفتار کیا جائے اور انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے۔

حج 2025 کیلئے آخری تربیتی کیمپ 19 اپریل کو ناندیڑ میں منعقد ہوگا

ناندیڑ 18 اپریل (حیدر علی): حج 2025 کے مقدس سفر پر روانہ ہونے والے عازمینِ حج کیلئے ایک اہم اطلاع ہے کہ مہاراشٹر اسٹیٹ حج کمیٹی کی زیر نگرانی آخری تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ یہ کیمپ 19 اپریل 2025 بروز ہفتہ کو انور گارڈن، حیدر باغ، دیگلور ناکہ ناندیڑ میں منعقد ہوگا کیمپ کا وقت صبح 9 بجے سے شام 5 بجے تک مقرر ہے۔اس تربیتی اجلاس میں عازمین کو حج کے تمام ارکان، مناسک، ضروری دعائیں، اور سفری ہدایات سے واقف کرایا جائے گا۔کیمپ میں مفتی محبوب احسن قاسمی صاحب اور مفتی عبدالرزاق صاحب مظاہری عازمین کی رہنمائی فرمائیں گے۔اس کیمپ کا اہتمام خادمِ حجاج ٹرسٹ ناندیڑ کی جانب سے فی سبیل اللہ کیا جارہا ہے۔ منتظمین نے تمام منتخب عازمین سے وقت پر کیمپ میں شرکت کی اپیل کی ہے تاکہ ان کے حج کا سفر آسان اور شرعی طریقے پر مکمل ہو سکے ساتھ ہی عازمین کو اس نشست میں عازمین کو دیے جانے والے ویکسین کی تاریخ اور روانگی کے تعلق سے تفصیلی معلومات دی جائے گی۔مزید معلومات کیلئے اس نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے 9970799786:

چالوکیہ دور کے یرگی اور ہوٹل میں عالمی ورثہ دن پر خصوصی پروگرام

ناندیڑ:18/اپریل (ورق تازہ نیوز) چالوکیہ طرزِ تعمیر کے حسین سنگ تراشی فن پارے، اور ان کے پس منظر میں بھرت ناٹیم کے ساتھ ایک خصوصی ہیریٹیج واک—اس منفرد امتزاج کے ساتھ، عالمی ورثہ دن کے موقع پر یرگی میں ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔اپنے ورثے کے تحفظ اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے والے اس پروگرام کو دیہاتیوں نے بھرپور پذیرائی دی۔ یہ تقریب محکمہ آثار قدیمہ و عجائب خانہ ناندیڑ ڈویژن، یرگی گرام پنچایت، تعلقہ دیگلور اور ضلعی انتظامیہ ناندیڑ کے اشتراک سے منعقد کی گئی۔آج صبح چھ بجے پروگرام کا آغاز ہوا۔سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی میں متحرک دیپتی شنکر اراؤ اوبالے کی زیرِ نگرانی بھرتم ناٹیم ٹیم نے پہلے یرگی اور پھر تاریخی ہوٹل میں شاندار رقص کا مظاہرہ کیا۔اس تاریخی مقام پر موجود مندروں کے اردگرد محکمہ آثار قدیمہ کے عہدیداروں کے ہمراہ مختلف شعبوں سے وابستہ ماہرین اور ثقافتی شخصیات نے ہیریٹیج واک میں شرکت کی۔ یرگی میں پربھات پھیری (صبح کی گشت) کی مانند جوش وخروش سے منعقد کی گئی، جس میں نمایاں تعداد میں معزز شخصیات اور خواتین کی بھرپور شرکت دیکھی گئی۔اس موقع پر آثار قدیمہ کے کوآرڈینیٹر کاماجی ڈک، ماہر آثارِ قدیمہ سریش جونڈھالے، معمار کاسار پاٹل، نائب تحصیلدار مکرند دیواکر، فنون کے استاد گجانن سرکوٹوار اور نندگیری کے قلعہ دار سمیت کئی نامور شخصیات نے اپنی شرکت درج کرائی۔ یہ پروگرام ثقافتی ورثے کے تئیں عوام میں بیداری پیدا کرنے اور تاریخی مقامات کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے ایک نمایاں قدم تھا۔

مراٹھی اسکولوں میں ہندی کو لازمی قرار دینا مراٹھی زبان کے وجود پر حملہ

فیصلہ فوری واپس لیا جائے، این سی پی-ایس پی کا مطالبہ

ممبئی: ریاستی حکومت کی جانب سے مراٹھی میڈیم اسکولوں میں پہلی جماعت سے ہندی زبان کو لازمی قرار دینے کے فیصلے پر این سی پی-ایس پی نے شدید ردعمل ظاہر کیا ہے۔ پارٹی کے ترجمان اور ممبئی یوتھ ونگ کے صدر ایڈووکیٹ امول ماتلے نے اس فیصلے کو مہاراشٹر کی لسانی، ثقافتی اور تعلیمی خودمختاری پر براہ راست حملہ قرار دیتے ہوئے وزیر برائے اسکولی تعلیم کو ای میل کے ذریعے ایک خط ارسال کیا ہے، جس میں انہوں نے واضح طور پر مطالبہ کیا ہے کہ اگر یہ فیصلہ فوری طور پر واپس نہ لیا گیا تو پارٹی نوجوانوں کی قیادت میں منفرد انداز میں احتجاجی تحریک شروع کرے گی۔ایڈووکیٹ ماتلے نے کہا کہ یہ فیصلہ نہ صرف مراٹھی زبان کی توہین ہے بلکہ نئی نسل کو اپنی مادری زبان سے دور کرنے کی ایک منظم سازش ہے۔انہوں نے یاد دلایا کہ مرکز نے حال ہی میں مراٹھی کو " کلاسیکی زبان" کا درجہ دیا ہے، جس کے بعد ریاستی حکومت پر لازم تھا کہ وہ مراٹھی کے فروغ کے لیے مؤثر پالیسیاں نافذ کرے، لیکن افسوس کہ حکومت دوسری زبان کو فروغ دے رہی ہے، جو نہایت تشویشناک ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ریاستی حکومت نے پہلے بارہویں جماعت تک تمام مضامین کے طلباءؑ کے لیے مراٹھی مضمون کو لازمی قرار دیا تھا، لیکن آج تک اس پر مؤثر عملدرآمد نہیں ہوا، اور اب مراٹھی اسکولوں میں ہندی کو لازمی کر کے مراٹھی کو ثانوی حیثیت دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ مراٹھی صرف ایک زبان نہیں بلکہ مہاراشٹر کی ثقافت، تاریخ اور سماجی زندگی کی روح ہے، جو نسل در نسل ہماری روایات اور اقدار کی وارث رہی ہے۔اس زبان کا تحفظ اور فروغ ہر ذمہ دار حکومت کا فریضہ ہے، لیکن موجودہ حکومت اس ذمہ داری سے پہلوتہی کررہی ہے۔ایڈووکیٹ ماتلے نے حکومت سے پانچ اہم مطالبات بھی پیش کیے: مراٹھی میڈیم اسکولوں میں ہندی کو لازمی قرار دینے کا فیصلہ فوری طور پر واپس لیا جائے، بارہویں جماعت تک مراٹھی مضمون کو تمام طلباءؑ کے لیے لازمی قرار دیا جائے، مراٹھی کے کلاسیکی درجہ کے تحت پالیسی ساز اقدامات کیے جائیں، تمام سرکاری ونیم سرکاری اسکولوں میں مراٹھی لائبریریاں، ادبی میلے اور لسانی سرگرمیاں شروع کی جائیں، اور نصاب میں مراٹھی زبان کی بنیاد محفوظ رکھنے کے لیے ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ ایڈووکیٹ ماتلے نے خبردار کیا کہ اگر حکومت نے بروقت مؤثر اقدام نہ کیا تو نوجوان نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی جانب سے ریاست بھر میں منفرد انداز میں احتجاجی تحریک چلائی جائے گی۔

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس' اسماعیل مارکیٹ' چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 'بڑی درگاہ' گاڑی پورہ ناندیڑ۔431604 سے شائع کیا۔ آ یڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔